Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 28

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

26 جمادی الثانی 1428 ہجری 12 وفاء 1386 ہش 12 جولائی 2007ء

## اخبار احمدیہ

قادیان 30 جون 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُرنُور نے دنیا میں امن وسلامتی اور آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کے متعلق اسلام کی حسین تعلیمات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# خدا تعالیٰ کے حقیقی مومن بندوں کی ایک خصوصی علامت یہ ہے
# کہ وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کی نگرانی کرتے ہیں

## ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَ اِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا۔

(النساء: ۵۹)

ترجمہ: ’’یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔‘‘

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ وَ تَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔ (الانفال: ۸۲)

ترجمہ: ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اس کے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔‘‘

## احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ مطبوعہ بیروت)

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار ایسی علامتیں ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہوگی سوائے اس کے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے اور جب کسی جھگڑ پڑے تو گالی گلوچ پر اُتر آتا ہے۔‘‘ (مسلم کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق)

’’حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ ’’لَا الۡاِیۡمَانَ لِمَنۡ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیۡنَ لِمَنۡ لَّا عَہۡدَ لَہٗ۔‘‘ یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔‘‘

(مسند احمد حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ مطبوعہ بیروت)

’’حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہوں ہے وہ نہ اس کی خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، اس کا مال، اس کا خون حرام ہے (حضورؐ نے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے۔ کسی شخص کے شر کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔‘‘

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ)

## فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۰)

’’انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں راعون کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں تقویٰ سے کام لے۔ یہ حسن معاملہ ہے یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۱۸)

# جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27,28,29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ:۔ 116واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔ **مجلس مشاورت**: نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# کیا تُم نے سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی رجسٹریشن کروا رکھی ہے؟ !!

((2))

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ حیدرآباد کے بعض دیوبندی مولویوں نے ایک اخبار میں شائع کیا ہے کہ احمدیوں کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے حوالے سے گمراہی وضلالت والے نظریات پھیلاتے ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ہم نے عرض کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین احمدی نہیں بلکہ دیوبندی اپنے گمراہ کن عقائد کے ذریعہ کرتے ہیں اور اس کے گواہ وہ بریلوی حضرات ہیں جنہوں نے ان دیوبندیوں کی کتب سے ایسے حوالے شائع کئے ہیں جن میں یہ کھلے کھلے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہوئے ہیں۔اور اس بات کے پیش نظر کہ کہیں دیوبندی ان حوالوں سے انکار نہ کردیں، بریلوی حضرات نے ایک ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے دیوبندی کیلئے ہزاروں لاکھوں روپے کے انعامات بھی مقرر کئے ہیں۔ان اشتہارات کو ہم گزشتہ شمارہ میں شائع کر چکے ہیں۔یہ تو خیر دیوبندیوں کا کام ہے کہ وہ ان کے متعلق بریلویوں کے پیش کردہ حوالوں کو غلط ثابت کرکے انعام حاصل کریں لیکن اس موقع پر ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے محترم قارئین خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ احمدیوں کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں سے روکنے والے ایسے لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس قدر توہین آمیز نظریات رکھتے ہیں، کیا ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرکے اپنے گمراہ کن خیالات مسلمانوں میں پھیلائیں؟۔

دیوبندی حضرات ہر موقع پر احمدیوں کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ نفسیاتی طور پر مریض ہو چکے ہیں وہ ایک طرف عام مسلمانوں کے نظریات سے ہم آہنگ ہونا چاہتے ہیں لیکن جب وہ مسلمانوں کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں تو بریلوی جو بھارت کے کل مسلمانوں کا نوّے فیصد ہیں دیوبندیوں کے بزرگوں کے عقائد ان کے سامنے رکھ کر انہیں دُھتکارتے ہوئے دائرۂ اسلام سے خارج کرتے ہیں ایسے میں دیوبندی مُلّاں عام مسلمانوں کے ساتھ گُھلنے ملنے کیلئے احمدیوں کی مخالفت اور عداوت کو ایک ڈھال کے طور پر استعمال کررہے ہیں۔

دیوبندیوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمدی قادیانی مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جو حقیقی عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپؑ کی بعثت کی بُنیاد ہی دراصل حُبِّ رسولؐ پر ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آبِ زُلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں۔صلی اللہ علیہ وسلم۔اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ مَلاءِ اَعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے۔لیکن ہنوز مَلاءِ اَعلیٰ پر شخصِ مُحْیِی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ دین کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے جوش میں ہے لیکن وہ جو زندہ کرنے والا ہے اس کا تعین نہیں ہوا کہ وہ کون ہوگا۔اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحْیِی کی تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارے سے اس نے کہا کہ هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے۔اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔“

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 99-597 حاشیہ 3)

یہی کتاب براہین احمدیہ جب آپؑ نے تصنیف فرمائی تو اُس وقت کے علماءِ اسلام نے بھی اسے عظیم الشان خدمتِ اسلام سمجھا۔لیکن بعد میں جب آپؑ نے باذن الٰہی دعویٰ مسیحیت ومہدویت فرمایا تو کئی ظاہر پرست علماء آپؑ کے مخالف ہو گئے لیکن کئی حق پرست علماء آپؑ کو پہچان کر آپؑ کے دامنِ عافیت میں آ گئے جن میں حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ، حضرت مولانا عبد الکریم صاحبؓ، حضرت مولانا بُرہان الدین صاحب جہلمیؓ، حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت سید محمد احسن صاحب امروہیؓ، حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اور رشید احمد گنگوہی کے ہمزلف حضرت پیر سراج الحق صاحب نُعمانی شامل ہیں۔

ابتداء میں بعض ایسے علماء بھی تھے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نیکی تقویٰ اور حُبِّ رسول کے گواہ تھے لیکن بعد میں دُنیا سے ڈر کر انہوں نے آپؑ کی مخالفت شروع کر دی۔ایسے لوگوں میں فرقہ اہل حدیث کے لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب شامل ہیں انہوں نے کتاب براہین احمدیہ کی تالیف پر، جی ہاں اس کتاب کی تالیف پر جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا مذکورہ حُبِّ رسول کا کشف بیان فرمایا ہے لکھا کہ:

”ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ زمانہ کے حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی قلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے کہ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔

("اِشَاعَةُ السُّنَّة" جلد ہفتم نمبر 6 صفحہ 70-169)

پھر لکھا:-”مؤلف براہین احمدیہ مخالف وموافق کے تجربہ اور مشاہدہ کی رُو سے (وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ) شریعت محمدیہ پر قائم وپرہیزگار اور صداقت شعار ہیں اور نیز شیطانی الہام اکثر جھوٹے نکلتے ہیں اور الہامات مؤلف براہین احمدیہ میں سے آج تک ایک بھی جھوٹ نہیں نکلا۔“ (رسالہ "اِشَاعَةُ السُّنَّة" جلد ہفتم نمبر 9 صفحہ 282)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں دقیق در دقیق راہیں ہیں۔وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے حل نہیں ہو سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ تب ایک مدّت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوتے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نُور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں "هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ "(یعنی یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔صلی اللہ علیہ وسلم)

(حقیقۃ الوحی صفحہ 138 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایمان اور یقین تھا کہ محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی جائے نہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو چھوڑ کر اپنے طور پر نئے نئے طریقے قُربِ الٰہی کے تلاش کرنے کے لئے ایجاد کر لئے جائیں اس تعلق میں آپ فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بناوے چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران:32) یعنی محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جاوے۔سچی اتباع آپ کے اخلاقِ فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتی ہے۔مگر افسوس ہے کہ آجکل لوگوں نے اتباع سے مُراد صرف رفع یدین، آمین بالجہر اور رفعِ سَبَابہ ہی لے لیا ہے باقی اُمور کو جو اخلاقِ فاضلہ آپؐ کے تھے ان کو چھوڑ دیا۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 62)

نیز فرماتے ہیں:-

”اپنی شامتِ اعمال کو نہیں سوچا۔اُن اعمالِ خیر کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے ترک کر دیا اور ان کی بجائے خود تراشیدہ درود ووظائف داخل کر لئے اور چند کافیوں کا حفظ کر لینا کافی سمجھا گیا۔بُلّھے شاہ کی کافیوں پر وجد میں آجاتے ہیں ......دیکھا گیا ہے کہ بعض ان رقص وسرود کی محفلوں میں دانستہ پگڑیاں اُتار لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ میاں صاحب کی مجلس میں بیٹھتے ہی وجد آجاتا ہے اس قسم کی بدعتیں اور اختراعی مسائل پیدا ہو گئے ہیں......

مَیں ان مخالفوں سے جو بڑے بڑے مشائخ اور گدی نشین اور صاحبِ سلسلہ ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ورود ووظائف اور چلہ کشیاں، اُلٹے سیدھے لٹکنا بھول گئے تھے اگر معرفت اور حقیقت شناسی کا یہی ذریعہ تھے۔مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ ایک طرف قرآن شریف میں یہ پڑھتے ہیں اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ اور دوسری طرف اپنی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل کو توڑ کر ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افتراء کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جو صاحبِ شریعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا الگ نبوت ہے مگر دوسری طرف یہ اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو خود کر رہے ہیں جبکہ خلافِ رسول اور خلافِ قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں جبکہ اسی قرآن شریف کے بموجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا امام اور حَکَم مانتے ہیں۔کیا ارّہ کا ذکر میں نے بتایا ہے اور پاس انفاس اور نفی واثبات کے ذکر اور کیا کیا مَیں سکھاتا ہوں۔پھر جھوٹی اور مستقل نبوّت کا دعویٰ یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں۔یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔جب تک محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔“

”ہمارا مدّعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 64-63 مطبوعہ 2003ء)

پس ایسا پاک ومطہر وجود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھا اور جس نے اپنی جماعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت واطاعت کوٹ کوٹ کر بھر دی کیا اِس جماعت کا حق نہیں ہے کہ وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرے اور کیا یہ حق صرف اُن لوگوں کو حاصل ہے جو عید میلاد النبی کے جلوسوں میں ڈھول پیٹتے تبلے بجاتے ہاتھی وگھوڑے نچاتے اور خود بھی ناچتے ہیں اور یا پھر اپنی کتب میں آپ کے متعلق وہ توہین آمیز باتیں لکھتے ہیں جو ہم گزشتہ شمارہ میں شائع کر چکے ہیں۔خدا کے لئے سوچو! غور کرو!! توبہ کرو!!! اور خدا کے مامور کی اطاعت میں آجاؤ۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم عرض کریں گے کہ اس دَور میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ مبارک وجود ہیں جنہوں نے دُشمانِ اسلام کے ان اعتراضات باطلہ کا دندان شکن جواب دئے ہیں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر لگائے تھے۔وباللہ التوفیق۔ (منیر احمد خادم)

# خطبہ جمعہ

## مجاہدانہ شان سے درویشانہ زندگی گزارنے والے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (مرحوم) کا ذکرِ خیر۔
## مختصراً آپ کی سوانح، خدمات، قربانیوں اور خصائل حمیدہ کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح

**ہر مخلص احمدی کو چاہے وہ قادیان کے رہنے والے ہیں، ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے رہنے والے ہیں یا کہیں بھی رہنے والے ہیں اور ہر عہدیدار کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئیں**

**قادیان میں رہنے والا ہر احمدی اس مقام کو سمجھے جو دیارِ مسیح میں رہنے والے کا ہونا چاہئے۔ جب بزرگ اٹھتے ہیں تو نئی نسل کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور جو زندہ قومیں ہیں ان کی نئی نسلیں پھر ان ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔**

**دنیا کی جماعتوں پر بھی قادیان کا حق ہے کہ اس بستی کے رہنے والوں کے لئے ہر احمدی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مسیح کی بستی کا حق ادا کرنے والے پیدا فرماتا رہے۔**

(نماز جمعہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 4رمئی 2007ء بمطابق 4رہجرت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ جمعہ کو مَیں نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شدید بیماری کے پیش نظر دعا کی درخواست کی تھی، اس کے بعد مجھے کئی مخلصین کے خط بھی آئے، بڑے درد کے ساتھ لوگوں نے دعائیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور دو دن بعد وہ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کی خدمات اور ان کی قربانیوں اور ان کی خوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کی گئی دعائیں یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور اگلے جہان میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ۔مَیں امید رکھتا ہوں کہ ایسے بے نفس قربانی کرنے والے اور ہمہ وقت وقف کی روح سے کام کرنے والے، غریبوں کی مدد کرنے والے، ان کے کام آنے والے، جماعت کی غیرت رکھنے والے اور خلافت کے فدائی سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک فرمائے گا انشاءاللہ۔ انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اب بھی لوگوں کے بے شمار تعزیت کے خطوط آ رہے ہیں، افسوس کے لئے لوگ مجھے ملنے بھی آئے، اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ جو اس دنیا میں آیا اس نے اس دنیا سے جانا بھی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو ہمیشہ سے ہے اور جب تک یہ دنیا قائم ہے اسی طرح چلتا رہے گا۔ لیکن خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگیاں خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اس کے دین کی خدمت کرتے ہوئے گزارتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد رکھتے ہیں اور اس کے لئے عملی نمونے بھی دکھاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی یقیناً ایسے لوگوں میں سے ہی ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

ان کی وفات پر جیسا کہ مَیں نے کہا لوگوں کے تعزیت کے خطوط بھی آ رہے ہیں اور ان خطوط میں یہ اظہار بھی ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل کی ایک نشانی جو دارالمسیح قادیان میں تھی، اَب نہیں رہی۔ یہ صحیح ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بہت حد تک قادیان کے احمدیوں کے ساتھ خصوصاً اور جماعت ہندوستان کے افراد کے ساتھ عموماً ایسا تعلق رکھا ہوا تھا جس سے لوگوں کو بہت تسلّی ہوتی تھی اور آپ کی بات کا بہت پاس اور لحاظ رکھا کرتے تھے۔

ایک لمبا عرصہ ایسا بھی گزرا جس میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے تعلقات کی وجہ سے براہ راست مرکز سے یا اس جگہ سے جہاں خلیفۂ وقت کی موجودگی تھی، تعلق نہ رہا۔ ایسے دَور بھی آتے رہے جب آج کی طرح ذرائع مواصلات نہیں تھے اور جو تھے وہ منقطع ہو جاتے رہے لیکن درویشان نے جماعت اور خلافت سے محبت اور وفا کے غیر معمولی نمونے دکھائے اور اس بات پر ان کو تسلّی ہوتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ان کے درمیان موجود ہے اور اس بیٹے نے بھی خلافت سے محبت اور اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے نمونے عملاً دکھا کر جماعت کے احباب کو ہر وقت یہ احساس دلایا اور یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کی کہ جماعت اور خلافت ہی سب کچھ ہیں جس سے جڑے رہ کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

تقریباً 30 سال آپ نے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ کی امارت کے دور میں نہایت عاجزی اور وفا کے ساتھ ایک عام کارکن کی حیثیت سے اپنے عہد وفا کو نبھایا اور پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو 1977ء میں ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی بنایا تو اس اہم ذمہ داری کو بھی خوب خوب نبھایا۔ درویش بن کر گئے تھے تو درویشی میں زندگی گزاری، یہ خیال نہیں آیا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا ہوں، حالانکہ آپ کے مقام کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر آپ کو فرمایا تھا جبکہ آپ پاکستان اپنی شادی کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے اور شادی کو ابھی چند دن ہی ہوئے تھے، اپنی اہلیہ کو ساتھ لے جانے کے لئے ان کے کاغذات کی تیاری کروا رہے تھے، تو جیسا کہ اس زمانے میں عموماً ہوتا تھا۔ دونوں ملکوں کے تعلقات ذرا ذرا سی بات پر خراب ہو جایا کرتے تھے (اب کچھ عرصہ سے ہی نسبتاً کچھ بہتری آ رہی ہے۔ یہ کھچاوٹ تو ہمیشہ سے رہی ہے۔) تو ایسے ہی ایک موقع پر جب آپ وہیں تھے، شادی کو چند دن ہوئے تھے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کیا کہ حالات میں کھچاوٹ پیدا ہو رہی ہے تو آپؓ نے میاں صاحب (اپنے بیٹے) کو کہا کہ بیوی کے کاغذات تو بنتے رہیں گے، اِن کو تم چھوڑو اور فوری طور پر واپس چلے جاؤ کیونکہ اگر تم بھی یہاں رہے تو تمہارے نہ جانے سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی فرد قادیان میں نہیں رہے گا۔ اس لئے فوری طور پر جہاز کی سیٹ بک کرواؤ (کیونکہ آپ اس وقت بائی روڈ بارڈر

کراس کر کے نہیں آئے تھے بلکہ حالات ایسے تھے کہ جہاز سے آئے تھے) اور فوراً سیٹ بک کروا کے واپس چلے جاؤ اور اگر جہاز کی سیٹ نہیں بھی ہوتی تو چارٹر جہاز بھی کروانا پڑے تو کرواؤ اور فوراً چلے جاؤ۔ لیکن فوری جانا بہر حال ضروری ہے ورنہ لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہو جائے گا کہ گویا قادیان خالی ہو گیا کیونکہ اگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا نمونہ پیش نہ کیا اور قربانی نہ دی تو لوگ پھر کس طرح قربانی دیں گے۔ تقریباً انہی الفاظ میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جب مَیں 2005ء میں قادیان گیا ہوں تو مجھے یہ سارا واقعہ سنایا تھا۔

تو وہ نوجوان جو 21 سال کی عمر میں دیارِ مسیح کی حفاظت کے لئے چھوڑا گیا تھا، جو دنیاوی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے قادیان کی موروثی جائیداد کا بھی مالک تھا، جس کا باپ خلیفۂ وقت تھا، جس نے اپنے بیٹے کو یہ باور کروایا تھا کہ تمہارا قادیان میں رہنا ہی درویشان قادیان کے حوصلے بلند کرنے کا باعث بنے گا اور تمہاری وہاں موجودگی ضروری ہے۔ ان سب باتوں نے میاں صاحب کو اطاعت امیر سے باہر رہنے کے خیال کو دل میں جگہ نہیں لینے دی۔ بلکہ یہ احساس اور شدت سے پیدا ہوا کہ مَیں نے اطاعت امیر کے بھی اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں تا کہ ہر درویش مجھے دیکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اطاعت امیر کے نمونے دکھائے۔ اور یہ یقیناً اُس اولوالعزم باپ کی نصیحتوں کا اثر تھا جو انہوں نے اپنے بچوں کو کی تھیں اور خاص طور پر شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے چھوڑے ہوئے اس درویش بچے کو کی تھی۔ جس میں ایک انتہائی اہم نصیحت یہ بھی تھی کہ تم نے یہ خیال اپنے دل میں کبھی نہیں لانا کہ تم ناظر ہو، نوجوانی ہی میں آپ کو نظارت ملی تھی، بلکہ ہمیشہ تمہارے دل میں یہ خیال رہے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہو اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنی ہے اور یہی اپنی اصل حیثیت سمجھنی ہے اور اپنے آپ کو اسی حیثیت سے پیش کرنا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہونے کے بعد کیا احساس ابھرنا چاہئے تھا؟ یقیناً یہی کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں اور یقیناً یہ کہ جس مقصد کے دعوے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا اس کی تکمیل کرنی ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور جماعت کا وقار قائم کرنا ہے اور قائم رکھنا ہے۔ پس یہ باتیں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے پلّے باندھیں اور عمل کیا اور نبھائیں اور خوب نبھائیں اور قادیان والوں، بھارت کی جماعتوں میں اس کو راسخ کرنے کی کوشش کی۔ پس ہر مخلص احمدی کو چاہے وہ قادیان کے رہنے والے ہیں، ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے رہنے والے ہیں یا کہیں کے بھی رہنے والے ہیں اور ہر عہدیدار کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔

آپ کی پیدائش کے بارے میں مختصراً بتا دوں کہ آپ حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ جو حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب آف جدّہ کی صاحبزادی تھیں، ان کے بطن سے یکم اگست 1927ء کو پیدا ہوئے تھے۔ یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلے شادی کا ارادہ نہیں تھا، بلکہ کہیں اور ہو گیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی کہ حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ کی شادی حضرت مصلح موعودؓ سے ہو اور اس کے لئے حضرت اُمّ المومنینؓ کو بھی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی بعض ایسی خوابیں آئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار ایسا اظہار ہوا جس کی وجہ سے یہ شادی ہوئی۔ اس کا ذکر حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے جب حضرت مصلح موعودؓ کا نکاح پڑھایا تو اس وقت کیا تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی پیدائش کے بارے میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا ایک رؤیا بھی ہے، وہ بیان کر دیتا ہوں۔ یہ مجھے میری خالہ صاحبزادی امتہ النصیر بیگم صاحبہ نے ایک خط میں لکھا۔ انہوں نے کوئی پرانا خط تلاش کیا تھا جو ان کی والدہ کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے لکھا تھا یعنی ان کی والدہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کو جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ صاحبزادی امتہ النصیر صاحبہ نے لکھا کہ میرا خیال ہے کہ میاں وسیم احمد صاحب پر یہ رؤیا پوری ہوتی ہے۔ نواب مبارکہ بیگمؓ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی بیٹی تھیں، انہوں نے اپنی بھاوج سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کو یہ خط لکھا تھا۔ لکھتی ہیں کہ حیرت ہے کہ ادھر آپ کے خط سے عزیزہ دلہن کے حمل کی خبر معلوم ہوئی اور مَیں اس شب کو خواب دیکھ چکی تھی کہ مَیں گویا بھائی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو خواب میں یہ خواب بتلا رہی ہوں (خواب میں یہ خواب بتا رہی ہیں) کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے ہاتھ پکڑ کر یہ بشارت دی ہے کہ اغلباً حفیظ اور تمہارے بھائی کے ہاں عزیزہ کے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا اور یہ بشارت سن کر بھائی صاحب بہت خوش ہوئے، خواب میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مَیں نے یہی چاہا تھا کہ عزیزہ سے ہو۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک موقع پر آپ کے بارے میں فرمایا کہ مَیں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی غیر ذی زرعٍ میں بسا دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کام کی توفیق دے۔ اب بظاہر تو قادیان کا علاقہ آباد اور سر سبز تھا لیکن قادیان کے درویشوں کی زندگی ابتدا میں نہایت تنگی اور خوف کی حالت میں تھی۔ گو کہ مومن مشکلات میں خوف نہیں کھاتا لیکن اردگرد کی غیر مسلم آبادی نے جو صورتحال پیدا کی ہوئی تھی وہ بڑی فکر انگیز تھی۔ رہنے والوں کو بھی فکر تھی کہ جس مقصد کے لئے ہم یہاں چھوڑے گئے ہیں اس کا حق ادا کر سکیں گے یا نہیں اور دنیا کی جماعت کو بھی اور خلیفۂ وقت کو بھی یہ فکر تھی، جس کے لئے وہ دعائیں کرتے ہیں کہ کوئی خوف ان لوگوں کو جو عزم لے کے وہاں بیٹھے ہوئے تھے، اس عہد سے ہٹانے والا نہ ہو، اور وہ جو دیارِ مسیح میں شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے بھجوائے گئے ہیں اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ ان دنوں میں حالات اتنے کشیدہ تھے کہ قادیان میں رہنے والوں کو حکومتی ادارے بھی ہمیشہ شک کی نظر سے دیکھتے رہتے تھے اور پاکستان سے جو بعض ہندو سکھ وغیرہ ہندوستان آنے والے تھے، ان کی بھی دشمنی اس وجہ سے تھی کہ وہ پاکستان میں جو ظلم کا نشانہ بنے تھے یا جو بھی وجوہات تھیں، اس کی وجہ سے سخت مخالفت کی نظر سے ان لوگوں کو دیکھتے تھے اور کوشش یہ ہوتی تھی کہ جب موقع ملے ان کو ختم کر دیں۔ ان حالات میں جبکہ باہر سے کھانے پینے کی اشیاء کی آمد بھی بند تھی۔ کچھ خوراک کا جو سٹاک رکھا ہوا تھا بس وہی استعمال ہوتا تھا۔ باقی کوئی آمد نہیں تھی۔ ماحول بھی انتہائی خوفناک تھا۔ قادیان کے ان درویشوں کے لئے جن کی تعداد چند سو تھی، یہ وقت واقعی وادی غیر ذی زرع کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم اور درویشوں کی کوششیں اور دعائیں اور خلیفۂ وقت کی دعائیں اور جماعت کی دعائیں اپنا اثر دکھانے لگیں اور ماحول سے تعلقات بھی پیدا ہونے شروع ہوئے، ان کے دل بھی نرم ہونے شروع ہوئے۔ اور پھر یہ لوگ، درویشان نسبتاً آزادی کا سانس لینے لگے۔ لیکن غربت اور مالی تنگی پھر بھی بڑے عرصہ تک قائم رہی۔ اس زمانے میں درویشان کے لئے جماعتی فنڈ سے بہت معمولی سا گزارہ الاؤنس مقرر تھا، اس میں مشکل سے کھانا پینا ہوتا ہوگا لیکن حضرت میاں صاحب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت تھی کہ گزارہ تو اتنا ہی ملے گا لیکن اُس فنڈ سے نہیں ملے گا جو جماعت کا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی ذاتی امانت میں سے اُن کو یہ دیا کرتے تھے۔

پھر آہستہ آہستہ حالات بہتر ہوئے تو ان لوگوں کی آمدنیاں بھی شروع ہوئیں، میاں صاحب کی آمد بھی زرعی زمین سے شروع ہوئی۔ بہر حال انتہائی تنگی اور ہر وقت دھڑکے کے دن تھے جو ان لوگوں نے، ابتدائی درویشوں نے گزارے اور یہ ان کی غیر معمولی قربانی ہے۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ اس بات میں بھی اللہ تعالیٰ کی گہری حکمت تھی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ نے درویشی اور قربانی کا اس شخص کو موقع دیا جس کا ننھیال عرب سے تعلق رکھتا تھا اور اس علاقے کے قریب تھا جہاں اسماعیلی قربانی کی مثال قائم کی گئی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ صاحبہ کا جو خواب مَیں نے ابھی سنایا ہے اس سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ کہ مَیں نے یہی چاہا کہ عزیزہ سے ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود آنا اور بشارت دینا، یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ اس بیٹے سے اللہ تعالیٰ نے کوئی غیر معمولی کام لینا تھا اور وہ کام قربانی کا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔

اس قربانی کی حضرت مرزا وسیم احمد صاحب میں کتنی تڑپ تھی اس کا اندازہ اُن کی اس بات سے ہوتا ہے کہ مَیں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہیں رہنے دے۔ کیونکہ پہلے یہ اصول تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اولاد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد باری باری قادیان آ کر رہیں اور چند مہینے رہا کریں تا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی موجود رہے۔ لیکن پھر حالات ایسے ہوئے کہ یہ آنا جانا بند ہو گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ جو پاکستان میں ہیں وہ پاکستان میں رہیں گے، جو قادیان میں رہ گئے وہ بس وہیں رہ سکتے ہیں اور مزید کوئی نہیں آئے گا۔

تو اپنی اس خواہش کا ذکر کرتے ہوئے میاں وسیم احمد صاحب نے ایک دفعہ بتایا کہ میری یہ دلی خواہش اور دعا تھی کہ مَیں قادیان میں ہی رہ کر خدمت بجالاؤں۔ چنانچہ اس کے لئے ایک دن مَیں نے اپنا جائے نماز لیا اور قصر خلافت قادیان کے بڑے کمرے میں چلا گیا اور وہاں جا کر مَیں نے نفل شروع کر دیئے اور جیسا کہ بتایا جاتا ہے کہ دعا قبول ہونی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامان پیدا کرتا ہے، مجھے اتنی الحاح کے ساتھ دعا کا موقع ملا کہ لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ اس کو قبول فرمالے گا اور مَیں نے دعا کی اور خدا تعالیٰ سے کہا کہ مَیں نے قادیان سے نہیں جانا تُو کوئی ایسے سامان کر دے اور پھر کہتے ہیں کہ قادیان کے غیر مسلموں نے حکومت کو شکایت کی کہ یہ قافلے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ یہاں آتے ہیں تو یہاں کے وفادار بن جاتے ہیں، اور پاکستان جاتے ہیں تو پاکستان کے یہ لوگ وفادار بن جاتے ہیں۔ یہ لوگ یہی کہتے ہیں اس لئے اس سلسلے کو بند کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ ان کی شکایت پر حکومت نے یہ پابندی لگا دی کہ کوئی آ جا نہیں سکتا اور اس طرح میاں صاحب پھر مستقل قادیان کے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے وہاں رہنے کا انتظام کر دیا۔

اب کچھ اور قربانیوں کا ذکر ہے۔ وہاں کے حالات میں کس طرح رہے اور جب بھی موقعے آئے اللہ تعالیٰ نے کیسے ان کو صبر اور حوصلے سے تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق دی۔ مثلاً 1952ء میں جب حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو حالات کی مجبوری کی وجہ سے آپ پاکستان نہیں جا سکتے تھے اور یہ صدمہ آپ نے ہندوستان میں تنہائی میں ہی برداشت کیا۔ میرا خیال ہے ان دنوں آپ تعلیم کے سلسلے میں لکھنؤ میں تھے۔ کچھ عرصہ کے لئے تفسیر کا علم حاصل کرنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو لکھنؤ بھجوایا تھا اور وہیں آپ نے حکمت بھی پڑھی تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اس مجاہد درویش بیٹے سے ان کی قربانی کی وجہ سے بہت تعلق تھا اور یہ جو مَیں نے واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو، جب آپ شادی کی غرض سے پاکستان آئے ہوئے تھے، بعض وجوہات کی وجہ سے یہ کہا کہ فوری واپس چلے جاؤ، تو اُس وقت جب ان کو جہاز کی

سیٹ مل گئی لیکن جہاز نے دو دن بعد روانہ ہونا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جب پتہ لگا تو آپ خود بھی لاہور تشریف لے آئے۔ یہ نہیں کہا کہ دو دن رہتے ہیں تو ربوہ آجاؤ بلکہ میاں صاحب کو کہا وہیں ٹھہرو، مَیں آرہا ہوں اور خود لاہور تشریف لائے، مختلف ہدایات اور نصائح فرمائیں، دعائیں دیں اور اپنے سامنے ان کو رخصت کیا۔ آپ یہ دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے قادیان پہنچائے اور ان کو موقع ملے کہ دیار مسیح کی حفاظت کی ذمہ داری کو نبھا سکیں۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بعد میں میاں صاحب کو بتایا، میاں صاحب نے اس کا خود ہی ذکر کیا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب والٹن ائر پورٹ (اس زمانے میں لاہور میں والٹن ائر پورٹ ہوتا تھا) میں جہاز پر چڑھانے کے لئے آئے تو جب تک جہاز نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا مسلسل جہاز کو دیکھتے رہے اور دعائیں کرتے رہے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ کے اس تعلق کو حضرت بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بیان کرتی ہیں کہ جب کاغذات مکمل ہو گئے اور شادی کے ایک سال کے بعد میں قادیان جانے لگی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص طور پر مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ اُمّ ناصر کے مکان میں رہنا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کثرت سے قدم پڑے ہیں اور اس کے صحن میں حضور نے درس بھی دیا ہوا ہے (غالباً حضرت مصلح موعودؓ کا درس ہی مراد ہوگا، واضح نہیں ہے)

حضرت میاں وسیم احمد صاحب کی خدمات صدر انجمن کی جائیدادوں کو واگزار کرانے کے لئے بھی بڑی نمایاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا ہونے کی وجہ سے، آپ کا پوتا ہونے کی وجہ سے، حکومت نے اس بات کو بھی کنسیڈر (Consider) کیا اور انجمن کی جائیداد واپس ملی ورنہ کئی بہانے ہو سکتے تھے۔ اِس کے لئے آپ نے بڑے بڑے افسران سے رابطے کئے، بلکہ اس زمانے میں وزیر اعظم ہندوستان جواہر لعل نہرو تک سے رابطے کئے اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، اس کے مثبت نتائج نکلے۔

1963ء میں آپ کی والدہ محترمہ سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی اور بڑی مشکل سے آپ کو پاکستان آنے کی اجازت ملی اور آپ تدفین کے وقت پہنچ سکے۔

پھر 1965ء میں پاکستان بھارت کی جو جنگ ہوئی اس میں رابطے بالکل ختم ہو گئے تھے، ڈاک اور ٹیلیفون وغیرہ کے انڈیا اور قادیان سے سب رابطے ختم تھے اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیماری کی اطلاع بھی ریڈیو پاکستان کی خبروں سے پتہ لگی تھی اور پھر وفات کی اطلاع بھی ریڈیو پاکستان سے ہوئی۔ پھر انہوں نے جماعت سے رابطے کئے اور پھر سری لنکا سے کنفرمیشن ہو گئی۔ تو بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت بھی یہ قادیان میں تھے۔

اس کے بارہ میں لکھنے والے لکھتے ہیں کہ جب حضرت مصلح موعود کی وفات ہوئی تو انہوں نے تمام درویشان کو مسجد مبارک قادیان میں اکٹھا کیا اور وہاں تقریر کی اور درویشان قادیان کو شدید صدمہ کے وقت صبر اور دعاؤں کی تلقین کی اور پھر فرمایا کہ میری ہمیشہ یہ دعا اور تڑپ رہی ہے کہ اے خدا جب بھی حضرت ابّا جان یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت آئے تو مَیں ان کے پاس موجود رہوں۔ مگر ایسے حالات میں حضور کی وفات ہوئی ہے کہ میرا جانا ممکن نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سمجھایا کہ قادیان اور ہندوستان کے سارے احمدی افراد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بچوں کی طرح ہی ہیں سب کو جدائی کا یکساں صدمہ پہنچا ہے تم بھی ان کے ساتھ جدائی کا ویسا ہی صدمہ برداشت کرو جیسا کہ وہ کر رہے ہیں اور تمہارا قادیان رہنا ان کے لئے موجب ڈھارس اور تسلی ہوگا۔

پھر 1971ء میں دونوں ملکوں کے حالات خراب ہوئے اور بعض افسران نے قادیان کی احمدی آبادی کو زبردستی قادیان سے نکالنے کی کوشش کی اور چھوٹے افسران نے حکم جاری کیا کہ یہ نکل جائیں اور بہانہ یہ کیا کہ ہم آپ کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں، قادیان میں رہ کر ہم حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس لئے محلّہ احمدیہ اور دارالمسیح سب چیزیں خالی کرو تا کہ ایک جگہ ہم تم لوگوں کو جمع کر دیں اور وہاں تمہاری حفاظت کر سکیں۔ اصل میں تو حفاظت مقصد نہیں تھا۔ میرا خیال ہے شک کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا، بلکہ خیال کیا، بڑا واضح ہے کہ ان لوگوں کو شک کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا۔ تو اس موقع پر بھی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان کے تمام احمدی احباب کو مسجد مبارک میں جمع کیا اور ایک بڑی پرسوز تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا دائمی مرکز ہے ہم اس کو قطعاً نہیں چھوڑیں گے۔ اُن کی نیت تو یہ تھی کہ اس طرح یہ خالی کریں گے اس کے بعد ہم جگہوں پر قبضہ کر لیں گے۔ اس تقریر میں آپ نے کہا کہ یہ ہمارا دائمی مرکز ہے اس کو ہم قطعاً نہیں چھوڑیں گے آج کی ایک رات ہمارے پاس ہے، اپنی دعاؤں کے ذریعہ عرش الٰہی کو ہلا دیں۔ اگر حکومت کا ہمارے بارے میں یہی قطعی فیصلہ ہے تو یاد رکھو ایک بچہ بھی خود سے قادیان سے باہر نہ جائے گا۔ ہم اپنی جانیں قربان کر دیں گے لیکن مقامات مقدسہ اور قادیان سے باہر نہیں نکلیں گے۔ نیز فرمایا کہ آپ یاد رکھیں کہ مَیں بھی یہاں سے خود باہر نہیں جاؤں گا اگر حکومت کے کارندے مجھے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جائیں تو لے جائیں لیکن اپنے پیروں سے چل کر نہ جاؤں گا۔ آپ میں سے ہر درویش اور درویش کے بچے کی یہی پوزیشن ہونی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے لے جائیں اور یہ کہیں کہ ہم تمہارے میاں صاحب کو لے گئے ہیں اس لئے تم بھی چلو۔ وہ مجھے لے جاتے ہیں تو لے جائیں۔ آپ نہیں جائیں گے اور ہر فرد جماعت کے منہ سے بس یہی آواز نکلنی چاہئے کہ ہم قادیان کو نہیں چھوڑیں گے۔ تو لکھنے والے کہتے ہیں کہ اس رات قادیان کے بچے بچے کی یہ حالت تھی کہ ہر شخص اس رات جس طرح خدا تعالیٰ سے آدمی لپٹ جاتا ہے، لپٹا ہوا تھا۔ مسجد مبارک کا گوشہ گوشہ اور مسجد اقصیٰ کا کونہ کونہ، بہشتی مقبرے میں ہر جگہ دعائیں ہو رہی تھیں اور کہتے ہیں ہر گھر کی دیواریں اس بات کی گواہ ہیں کہ درویشوں کے دلوں سے یہ نکلی ہوئی آہیں اور چیخیں آستانہ الٰہی پر دستک دینے لگیں۔ اُن کی سجدہ گاہیں تر ہو گئیں، اُن کی جبینیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکی رہیں۔ سینکڑوں ہاتھ خدا تعالیٰ کے حضور اٹھے رہے اور رات اور دن انہوں نے اسی طرح گزار دیا اور آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دیا اور اگلے دن پھر کچھ وفود ملنے گئے، فوجی افسران خود قادیان آئے اور مقامات مقدسہ کا معائنہ کیا، احمدیہ محلّہ کا معائنہ کیا اور پھر D.C صاحب وغیرہ کی سفارش پر یہ فیصلہ منسوخ ہو گیا۔

آپ کی دعاؤں کے بارے میں وہاں رہنے والے ہمارے ایک مبلغ نے مجھے لکھا کہ مجھے کچھ عرصہ دارالمسیح میں رہنے کا موقع ملا تو مَیں نے اکثر دیکھا کہ میاں وسیم احمد صاحب رات کو بیت الدعا میں یا اور جگہوں پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعائیں کرتے رہے ہیں وہاں دعاؤں میں مشغول ہیں۔

1977ء میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا۔ آپ نے اس لحاظ سے انتظامی خدمات بھی انجام دیں۔

1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات ہوئی تو اس موقع پر بھی آپ ربوہ نہیں جا سکتے تھے۔ آپ کی دو بڑی بیٹیوں کی تو شادیاں ہو چکی تھیں۔ چھوٹی بیٹی اور بیٹا شاید آپ کے ساتھ تھے تو آپ کی بیٹی امۃ الرؤف کا بیان ہے کہ ابّا کو خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور حضور کی وفات کے اگلے روز ایک خط لے کر امّی کے اور میرے پاس لائے کہ اس کو پڑھ لو اور اس پر دستخط کر دو۔ یعنی اپنی اہلیہ اور اپنی بیٹی کے پاس لائے کہ دستخط کر دو۔ اس میں بغیر نام کے خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کرنے کے متعلق لکھا تھا۔ خلیفۃ المسیح الرابع لکھ کر بیعت تھی کہ یہ مَیں ابھی بھجوا رہا ہوں تو یہ بیٹی کہتی ہیں کہ مَیں نے اس پر کہا کہ ابّا ابھی تو خلافت کا انتخاب بھی نہیں ہوا، ہمیں پتہ نہیں کہ کون خلیفہ بنے گا۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں نے خلیفہ کا چہرہ دیکھ کر بیعت نہیں کرنی بلکہ مَیں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کی بیعت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو بھی خلیفہ بنائے اس کی مَیں نے بیعت کرنی ہے۔ اس لئے مَیں نے یہ خط لکھ دیا ہے اور مَیں اس کو روانہ کر رہا ہوں تا کہ خلافت کا انتخاب ہو تو میری بیعت کا خط وہاں پہنچ چکا ہو۔ تو یہ تھا خلافت سے عشق اور محبت اور اس کا عرفان۔ اللہ کرے ہر ایک کو حاصل ہو۔

مخالفین کی طرف سے آپ پر بعض جھوٹے مقدمے بھی بنائے گئے۔ بعض اپنوں نے بھی آپ کو بعض پریشانیوں میں مبتلا کیا لیکن بڑے حوصلے اور صبر سے آپ نے ہر چیز برداشت کی۔ بلکہ ان مخالفین میں سے سنا ہے، اب ان کی وفات پر تعزیت کے لئے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔

جشن تشکر کے وقت آپ نے سارے بھارت کا دورہ کیا، جماعتوں کو آرگنائز کیا، ان کو بتایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دورہ ہوا۔ اس وقت آپ نے ساری انتظامی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ پھر جب 2005ء میں میرا دورہ ہوا ہے اس وقت آپ کی طبیعت بھی کافی خراب تھی، کمزوری ہو جاتی تھی، بڑی شدید انفیکشن ہو گئی۔ جلسہ پہ پہلے اجلاس کی انہوں نے صدارت کرنی تھی اور بیمار تھے، بخار بھی تھا لیکن چونکہ میرے سے منظوری ہو چکی تھی، تو اتفاق سے جب مَیں نے گھر آ کے ایم ٹی اے دیکھا تو صدارت کر رہے تھے، مَیں نے پیغام بھجوایا کہ آپ بیمار ہیں چھوڑ کے آ جائیں۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ مجھے بخار ہے، مَیں بیمار ہوں، بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ سخت کمزوری کی حالت تھی لیکن اس لئے کہ اجلاس کی صدارت کے لئے میری خلیفہ وقت سے منظوری ہو چکی ہے، اس لئے کرنی ہے۔ خیر اس پیغام کے بعد وہ اٹھ کر آ گئے۔ اس حالت میں ہی نہیں تھے کہ بیٹھ سکتے۔ تو انتہائی وفا سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے والے تھے اور پھر مَیں نے دیکھا کہ جہاں ہماری رہائش تھی، وہاں گھر میں بعض چھوٹے چھوٹے کام ہونے والے تھے تو مستریوں کو لا کر کھڑے ہو کر اپنی نگرانی میں کام کرواتے تھے، حالانکہ اُس وقت ان کو کمزوری کافی تھی۔ خلافت سے عشق کی مَیں نے کچھ باتیں بتائی ہیں، کچھ آگے بتاؤں گا۔ پھر ان میں توکّل بڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے بڑا محبت کا تعلق تھا، توکّل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت عشق تھا اور وہی عشق آگے خلافت سے چل رہا تھا اور خلافت سے عقیدت اور اطاعت بہت زیادہ تھی۔ پھر لوگوں سے بے لوث محبت تھی۔ خدمت کا جذبہ تھا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے انتہا احترام کیا کرتے تھے، درویشان سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ بلکہ ایک دفعہ کسی نے درویشان کے متعلق بعض ایسے الفاظ کہے جو آپ کو پسند نہیں آئے تو اس پر آپ نے بڑی ناپسندیدگی کا اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ حالانکہ طبیعت ان کی ایسی تھی کہ لگتا نہیں تھا کہ کبھی ناراضگی کا اظہار کر سکیں گے۔ لیکن درویشان کی غیرت ایسی تھی کہ اس کو برداشت نہیں کر سکے۔

مہمان نوازی آپ کا بڑا خاصہ تھی۔ رات کے وقت آپ کو کوئی ملنے آ جاتا تو بڑی خوشی اور خندہ پیشانی سے ملتے۔ آپ کی بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ عیدین کے موقع پر مجھے خاص طور پر بیواؤں سے ملنے اور انہیں تحفہ پیش کرنے کے لئے بھجواتے تھے۔ اگر کوئی عورت، مرد بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت کے لئے جاتے اور اگر کوئی

زیادہ بیمار ہوتا تو اس کو امرتسر ہسپتال بھجوانے کا انتظام کرتے تھے۔ انہوں نے درویشوں کو بالکل بچوں کی طرح پالا ہے۔ مہمان نوازی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہم تین مہینے باہر رہ کر آئے اور گھر آئے ہیں تو کوئی مہمان آ گیا۔ تو انہوں نے کہا مہمان آیا ہے کچھ کھانے پینے کو بھجواؤ تو مَیں نے کہا ابھی تو ہم اترے ہیں۔ پتہ نہیں گھر میں کوئی چیز ہے بھی کہ نہیں، کیا بھیجوں؟ تو میاں صاحب نے کہا اس قسم کے جواب نہیں دینے چاہئیں۔ تلاش کرو، کچھ نہ کچھ مل جائے گا، خیر بسکٹوں کا ایک ڈبہ مل گیا۔، وہ بھجوایا۔ تو ذرا ذرا سی بات کا خیال رکھنے والے تھے۔

غیروں سے تعلقات کے پہلے تو یہ حالات تھے پھر یہ تعلقات بھی اتنے وسیع ہوئے کہ ہر کوئی گرویدہ تھا۔ اب جب مَیں 2005ء میں دورے پر گیا ہوں، ہوشیار پور بھی ہم گئے ہیں۔ وہاں رہنے والی بعض اہم شخصیتوں نے آپ کی وجہ سے مجھے بھی اپنے گھروں میں بلوایا اور بڑا محبت کا اظہار کیا۔ سکھوں میں سے، ہندوؤں میں سے، جو بھی غیر ملتے تھے آپ کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے اور آپ کے اخلاق کے معترف تھے۔ اب بھی آپ کی وفات پہ بہت سارے پڑھے لکھے سکھ، ہندو آئے۔ ممبر آف پارلیمنٹ، کاروباری لوگ، وکلاء، غریب آدمی، بلکہ ایک اسمبلی کے سابق سپیکر بھی آئے، سب کی آوازیں مَیں وڈیو میں سن رہا تھا۔ انتہائی تعریف کر رہے تھے کہ ایسا شخص ہے جنہوں نے مذہب سے بالا ہو کر ہمارے سے تعلق رکھا اور ہمیں بھی یہی سکھایا کہ انسانیت کے ناطوں کو مضبوط کرنا چاہئے، انسانیت کے رشتوں کو مضبوط کرنا چاہئے۔ ہر ایک ان کا گرویدہ تھا۔ بے شمار چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں جو لوگوں نے مجھے تعزیت کے خطوط میں لکھے ہیں۔ مَیں ان کا ذکر کروں تو بہت لمبا قصہ ہو جائے گا۔

پھر حضرت میاں صاحب کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ بڑے نپے تلے انداز میں، بڑے سوچ سمجھ کے بات کیا کرتے تھے، کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو جماعتی روایات سے ہٹ کر ہو۔ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت ﷺ کے مقام کو نہ سمجھتے ہوئے ہو، کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس سے بڑائی کی بُو آتی ہو، جس میں درویشانہ عاجزی کا فقدان ہو اور پھر اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو میری بات دور کر دے۔

ایک دفعہ کینیڈا میں کسی نے آپ سے درویشوں کی قربانیوں اور حفاظت مرکز کے کام کو سراہتے ہوئے آپ کی بڑی تعریف کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو امر واقعہ یہ ہے کہ ہم درویشوں نے قادیان کی حفاظت نہیں کی بلکہ قادیان کے مقامات مقدسہ اور وہاں کی جانے والی دعاؤں نے نہ صرف قادیان کی بلکہ اس کے رہنے والوں کی بھی حفاظت کی ہے۔

تو یہ ہے ایک مومن کی سوچ اور ادراک کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے دعا کے مواقع مہیا فرمائے اور اپنے پیارے مسیح کی مقدس بستی کو ہر شر سے محض اپنے فضل سے بچایا۔ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے مقامات مقدسہ کے ساتھ ہماری بھی حفاظت فرمائی۔ کسی نے ایک تعزیت کا خط لکھا اس میں یہ فقرہ مجھے بڑا اچھا لگا، آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے مجاہدانہ شان سے درویشانہ زندگی گزاری اور حقیقت یہی ہے۔

پھر مالی تحریکات میں بھی حسب استطاعت خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ہر تحریک جو خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتی تھی پہلے خود حصہ لیتے، پھر جماعت کو توجہ دلاتے تھے۔ ابھی وفات سے چند دن پہلے مجھے لکھا کہ مَیں نے خلافت جوبلی کے لئے ایک لاکھ روپے کا وعدہ کیا تھا اور میرے ذہن سے اتر گیا کہ اس کی ادائیگی کرنی ہے۔ بڑا معذرت خواہانہ خط تھا اور لکھا کہ الحمدللہ مجھے وقت پہ یاد آ گیا اور مَیں نے آج اس کی ادائیگی کر دی ہے اور یہ بھی حساب وفات سے چند دن پہلے صاف کر کے گئے۔ وصیت کا حساب ساتھ ساتھ صاف ہوتا تھا۔ زندگی میں جائیداد کا حساب بھی اپنی زندگی میں صاف کر دیا۔ اور 1/9 کی وصیت تھی۔ درویشوں کی خودداری کا واقعہ تو مَیں بیان کر چکا ہوں۔

خلافت سے تعلق کے بارہ میں دوبارہ بتاتا ہوں۔ کوئی حکم جاتا تھا، کوئی ہدایت جاتی تھی تو من وعن انہی الفاظ میں اس کی فوری تعمیل ہوتی تھی۔ یہ نہیں ہوتا تھا، جس طرح بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی فقرہ زیادہ واضح نہیں ہے تو اس کی توجیہات نکالنا شروع کر دیں گے۔ جس کے دو مطلب نکلتے ہوں تو اپنی مرضی کا مطلب نکال لیں۔ بلکہ فوری سمجھتے تھے کہ خلیفۂ وقت کا منشاء کیا ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے باوجود بیماری کے خلیفۂ وقت کی طرف سے آمدہ ہدایت پر اگر ضرورت ہوتی تو خود جا کے تعمیل کرواتے۔ گزشتہ دنوں ڈیڑھ سال پہلے جو زلزلہ آیا، اس کی وجہ سے مسجد اقصیٰ کو بھی کافی نقصان پہنچا تھا۔ تو مسجد کی مرمتیں ہو رہی تھیں۔ یہاں سے انجینئر جاتے رہے ہیں۔ وہاں کی زمین کی ٹسٹنگ (Testing) کے لئے کہ مزید کیا جائزہ لینا ہے، کھدائی کر کے دیکھنی تھی۔ یہ کام میاں صاحب کے بغیر بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن خود وہاں موقع پر پہنچے اور اپنی نگرانی میں یہ کروایا اور جو انجینئر یہاں سے گئے، بڑا ہنس کے پھر ان انجینئر صاحب کو میرے متعلق کہا کہ انہیں یہ بتا دینا کہ مَیں وہاں موجود تھا۔ یہ بتا دینا کہ مجھ سے چلا نہیں جاتا تھا لیکن اس کے باوجود مَیں یہاں آ کے کھڑا ہو گیا۔ یہ نہیں کہ کوئی اظہار تھا کہ دیکھو مَیں بیماری کے باوجود یہاں آ گیا ہوں۔ احسان کے رنگ میں نہیں بلکہ اس لئے کہ خلیفۂ وقت کی دعائیں میرے ساتھ ہو جائیں گی۔ تو یہ تھا ان کا خلافت سے تعلق۔

گزشتہ دنوں چند ماہ پہلے باوجود بیماری کے کشمیر کا بڑا تفصیلی دورہ کیا اور ہر جگہ خلافت سے تعلق کے بارے میں لوگوں کو تلقین کی۔

پھر یہ ہے کہ لوگ آپ کو دعا کے لئے جو خطوط لکھتے تھے، آپ کے نام سے خطوط لکھے جاتے تھے لیکن اگر یہ سمجھتے تھے کہ ایسے خطوط خلیفہ وقت کے پاس جانے چاہئیں تو یہاں بھجوا دیا کرتے تھے تا کہ ان لوگوں کے لئے دعا ہو جائے اور یہاں سے بھی جواب چلا جائے۔ مجھے انہوں نے لکھا کہ پچھلے دنوں میں بیماری کچھ زیادہ ہو گئی تھی، وہ صحیح کام نہیں ہو رہا اس لئے کچھ عرصہ کے لئے کسی کو مقرر کر دیں، ایک ذمہ داری سپرد کر دیں۔ اس پر مَیں نے ان کو لکھا تھا کہ کسی کے سپرد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض کام ہیں جس سے چاہے لے لیا کریں، ناظر اعلیٰ آپ ہی رہیں گے۔ اب میرا خیال ہے کہ اس کے بعد اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی یہ کام کرتے رہے ہیں اور ایک معاملے کی رپورٹ ابھی چند دن پہلے مجھے ان کی وفات کے بعد آئی، اس پر ان کے دستخط تھے اور 25/اپریل کی تاریخ تھی۔ یعنی اس وقت بھی جس دن یہ ہسپتال داخل ہوئے ہیں اور شدید انفیکشن تھی، بخار 05-104 تک پہنچا ہوا تھا۔ لیکن وہ ساری رپورٹ دیکھی اور اس پر دستخط کئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرزند اور آپؓ کی نشانی کے درجات بلند فرمائے جس نے اپنے درویشی کے عہد کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ قدرتی طور پر ان کی وفات کے ساتھ مجھے فکرمندی بھی ہوئی کہ ایک کام کرنے والا بزرگ ہم سے جدا ہو گیا۔ وہ صرف میرے ماموں نہیں تھے بلکہ میرے دست راست تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا سلطان نصیر بنایا ہوا تھا۔ تو فکرمندی تو بہر حال ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے سلوک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو دیکھ کر تسلّی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اپنے فضل سے یہ خلا بھی پُر فرمائے گا اور انشاء اللہ پہلے سے بڑھ کر قربانی کرنے والے سلطان نصیر عطا فرمائے گا اور فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ درویشوں کی اولادوں کو اور قادیان کے رہنے والے ہر فرد کو ان قربانی کرنے والے درویشوں کی یادیں زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اس وقت جو چند ایک درویشان ان کے پاس رہ گئے ہیں، ان کی خدمت کی بھی ان کو توفیق دے۔ قادیان میں رہنے والا ہر احمدی اس مقام کو سمجھے جو دیار مسیح میں رہنے والے کا ہونا چاہئے۔ جب بزرگ اٹھتے ہیں تو نئی نسل کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور جو زندہ قومیں ہیں ان کی نئی نسلیں پھر ان کی ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔

پس مَیں امید رکھتا ہوں کہ قادیان کے رہنے والے سب واقفین زندگی اور عہدیداران پہلے سے بڑھ کر پیار محبت اور بھائی چارہ کا ایک دوسرے سے سلوک کریں گے اور یہ سلوک کرتے ہوئے نیکی اور تقویٰ میں ترقی کریں گے۔ قادیان کا رہنے والا ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی اولاد ہونے کے ناطے اس کا حق ادا کرے گا اور جس طرح ہمارے یہ بزرگ اُن جگہوں پر سجدہ ریز ہوئے جہاں مسیح الزمان نے سجدے کئے اور اُن جگہوں کو اپنی دعاؤں سے پر کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے ان جگہوں میں جماعت کی ترقی کے وعدے فرمائے تو یہ لوگ (نئی نسل) جو وہاں رہنے والے ہیں یہ بھی ان جگہوں پہ جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں گے، دعائیں کریں گے اور اس کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور مجھے ان فکروں سے آزاد کریں گے کہ قادیان میں نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والوں کی کمی ہو رہی ہے۔ بلکہ یہی خوشی کی خبریں پہنچیں گی کہ تقویٰ میں ترقی کرنے والے بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی توفیق دے۔

دنیا کی جماعتوں پر بھی قادیان کا حق ہے کہ اس بستی کے رہنے والوں کے لئے ہر احمدی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مسیح کی بستی کا حق ادا کرنے والے پیدا فرماتا رہے۔ حضرت میاں صاحب کی بیگم صاحبہ کیلئے بھی دعا کریں۔ وہ بھی بیمار رہتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہمت اور حوصلہ دے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ یہ بھی بڑی بابرکت وجود ہیں۔ انہوں نے جماعت کی خواتین کو، عورتوں کو اکٹھا کرنے میں، Organize کرنے میں، ان سے ہمدردیاں کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ گو کہ ان میں سے کوئی بھی قادیان میں نہیں ہے۔ بچیاں شادی ہو کے پاکستان چلی گئیں، اب وہ پاکستانی شہریت رکھتی ہیں، بیٹا اُن کا امریکہ میں ہوتا ہے لیکن جہاں بھی ہیں اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور ان خصوصیات کے حامل بننے کی کوشش کریں جو ان کے باپ میں تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا تھا بعض غیر بھی بلکہ بڑی کثرت سے غیر آ کے حضرت میاں صاحب کا افسوس کر رہے ہیں۔ تو قادیان کی انتظامیہ میرا یہ خطبہ سن رہی ہے، میری طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

(نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر کیف تحریرات و فرمودات کی روشنی میں صاحب خوارق و کرامات، تصوف کے ۱۲ بزرگان کا تذکرہ

**آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہر صدی میں ایسے باخدا بزرگ ہوئے ہیں جن کے ذریعہ غیر قوموں کو زندگی ملی**

(دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ۔ پاکستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1898ء میں یہ عالمگیر اعلان فرمایا کہ:۔

’’ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبد القادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ ورضوانہ اسلام میں گزرے ہیں۔ اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے۔ اور اس قدر لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق و کرامات تھے‘‘

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۹۱)

حضرت اقدس نے اپنے بیش قیمت ملفوظات میں بھی ان ائمہ کبار کا نہایت بصیرت افروز اور دلکش انداز میں تذکرہ فرمایا ہے۔ جس کا اجمالی خلاصہ حضور ہی کے مقدس الفاظ میں مع بزرگان امت کے سنون ولادت و وفات کے ہدیہ قارئین ہے۔

## حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ

## (ولادت 1078ء۔ وفات 1166ء)

’’حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں درج ہے کہ جب وہ گھر سے طلب علم کیلئے نکلے تو آپؒ کی والدہ صاحبہؒ نے ان کے حصہ کی اسی اشرفیاں ان کے بغل میں نیچے پیراہن میں سی دیں اور یہ نصیحت کی کہ بیٹا جھوٹ ہرگز نہ بولنا۔

حضرت سید عبد القادر جب گھر سے رخصت ہوئے تو پہلی ہی منزل میں ایک جنگل میں سے ان کا گزر ہوا جہاں چوروں اور قزاقوں کا ایک بڑا قافلہ رہتا تھا اور ان کو چوروں کا ایک گروہ ملا۔ انہوں نے آپ کو پکڑ کر پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے دیکھا کہ یہ تو پہلی ہی منزل میں امتحان در پیش آیا اپنی والدہ صاحبہؒ کی آخری نصیحت پر غور کی اور فوراً جواب دیا کہ میرے پاس اسی اشرفیاں ہیں جو میری بغل کے نیچے میری والدہ صاحبہ نے سی دی ہیں۔ وہ چور یہ سن کر سخت حیران ہوئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے۔ ایسا راستباز ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ اس نے بھی جب آپ سے سوال کیا تب بھی آپ نے وہی جواب دیا۔ آخر جب آپ کے پیراہن کے اس حصہ کو پھاڑ کر دیکھا گیا تو واقعی اس میں اسی اشرفیاں موجود تھیں۔ ان سب کو حیرانی ہوئی۔ اس پر ان کے سردار نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ اس پر آپ نے اپنی والدہ صاحبہ کی نصیحت کا ذکر کر دیا اور کہا کہ میں طلب دین کیلئے گھر سے نکلا ہوں اگر پہلی ہی منزل پر جھوٹ بولتا تو پھر کیا حاصل کر سکتا۔ اس لئے میں نے سچ نہیں چھوڑا۔ جب آپ نے یہ بیان فرمایا تو قزاقوں کا سردار چیخ مار کر رو پڑا اور آپ کے قدموں پر گر گیا اور اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی کہتے ہیں کہ آپ کا سب سے پہلا مرید یہی شخص تھا۔

غرض صدق ایسی شے ہے جو انسان کو مشکل سے مشکل وقت میں بھی نجات دلا دیتی ہے۔ سعدیؒ نے سچ کہا ہے کہ

کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

پس جس قدر انسان صدق اختیار کرتا ہے اور صدق سے محبت کرتا ہے اسی قدر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے کلام اور انبیاء کی محبت اور معرفت پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ تمام راستبازوں کے نمونے اور چشمے ہوتے ہیں (۔) (التوبہ:۱۱۹) کا ارشاد اسی اصول پر ہے‘‘ (ملفوظات جلد اول ص 245-246)

۲۔’’سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی چند عبادتیں ایسی تھیں جو...... کے رنگ کی تھیں‘‘

(ملفوظات جلد دوم ص ۳۸)

۳۔’’سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب بڑی ہی عمدہ کتاب ہے۔ میں نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ بدعات سے پاک ہے‘‘

(ملفوظات جلد چہارم ص 396)

۴۔ شیخ عبد القادر جیلانی پر بھی قریباً دو سو علماء وقت نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ ابن جوزی نے جو محدث وقت تھا ایک کتاب لکھی اور تلبیس ابلیس اس کا نام رکھا اور بہت کچھ تلخ اور نازیبا الفاظ انکے حق میں استعمال کئے ۔مگر ان کے دو سو برس بعد ان کو کیسا کامل اور پاکباز صادق انسان مانا گیا اور کیسی قبولیت ہوئی۔ یہ صرف انہی پر نہیں بلکہ تمام اولیاء کے ساتھ یہی سلوک ہوتا چلا آتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 574)

## حضرت ابوالحسن خرقانیؒ

## (ولادت 963ء قریباً وفات 1033ء)

’’سیر میں لکھا ہوا ہے کہ ابوالحسن خرقانی کے پاس ایک شخص آیا۔ راستہ میں شیر ملا اور کہا کہ اللہ کے واسطے پیچھا چھوڑ دے۔ شیر نے حملہ کیا اور جب کہا ابوالحسن کے واسطے چھوڑ دے تو اس نے چھوڑ دیا۔ شخص مذکور کے ایمان میں اس حالت نے سیاہی سی پیدا کر دی اور اس نے سفر ترک کر دیا۔ واپس آکر یہ عقدہ پیش کیا۔ اس کو ابوالحسن نے جواب دیا کہ یہ بات مشکل نہیں۔ اللہ کے نام سے تو واقف نہ تھا۔ اللہ کی سچی ہیبت اور جلال تیرے دل میں نہ تھا اور مجھ سے تو واقف تھا۔ اس لئے میری قدر تیرے دل میں تھی۔ پس اللہ کے لفظ میں بڑی بڑی برکات اور خوبیاں ہیں بشرطیکہ کوئی اس کو اپنے دل میں جگہ دے اور اس کی ماہیت میں کان دھرے‘‘ (ملفوظات جلد اول ص 63)

## حضرت بایزید بسطامیؒ

## ولادت 745-46ء وفات 874,75ء)

ا۔’’ایک مجلس میں حضرت بایزید وعظ فرما رہے تھے وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے...... سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آگیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید پر ظاہر کیں تو انہوں نے قصہ کے رنگ میں بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لمپ میں پانی میں ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفّٰی چیز ہوں اور طہارت کیلئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی جب میں بویا گیا۔ زمین میں مخفی رہا، خاکسار ہوا، پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ تزکیہ ایک دم میں صدیقین میں داخل ہو گیا؟

(ملفوظات جلد اول ص 16-17)

’’اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت بایزید بسطامی یا خواجہ جنید بغدادی یا سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے کلمات میں ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں جن سے جاہل یا تو ان کو کفر کی طرف منسوب کرتے تھے یا ان کے اقوال کو فرقہ ضالہ، وحدۃ وجود کیلئے حجت پکڑتا ہے جیسے سبحانی ما اعظم شانی اور اللہ فی جبتی یہ ان کی غلط فہمی ہے جو وہ ان کے اقوال سے حجت پکڑتے ہیں۔ اول تو یہ صحیح طور پر معلوم نہیں لیکن اگر ہم مان بھی لیں کہ واقعی انہوں نے یہ الفاظ فرمائے ہیں تو ایسے کلمات کا چشمہ عشق اور محبت ہے۔ مثلاً ایک عاشق جوش محبت اور محویت عشق میں کہہ سکتا ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

......غرض ان بزرگوں کے منہ سے جو الفاظ اس قسم کے نکلے ہیں جن کو وجودیوں نے اپنی تائید میں پیش کیا ہے وہ اسی قسم کی محویت اور عشق و محبت کے غلبہ تامہ کا نتیجہ ہیں......اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک لوہے کے ٹکڑے کو آگ میں ڈال دیا جاوے یہاں تک کہ وہ سرخ انگارے کی طرح ہو جائے......اس سے جلا بھی سکتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ لوہا ہی ہوتا ہے اسی طرح پر آتش محبت اپنے عجائبات دکھاتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول ص 546)

## حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

## وفات 297ھ مطابق 910-11ء

ا۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک دفعہ خیال آیا کہ سفر کو جانا چاہئے۔ پھر سوچا کہ کس واسطے جاؤں؟ تو سمجھ میں نہ آیا کہ کس ارادہ اور نیت سے جانا چاہتے ہیں اس لئے پھر ارادہ ترک کر دیا۔ حتیٰ کہ سفر کا خیال غالب آیا اور آپ جب اسے مغلوب نہ کر سکے تو اس کو ایک تحریک الٰہی خیال کر کے نکل پڑے اور ایک طرف کو چلے۔ آگے جا کر دیکھتے ہیں کہ ایک درخت کے تلے ایک شخص بے دست و پا پڑا ہے۔ اس نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ اے جنید میں کتنی دیر سے تیرا منتظر ہوں تو دیر لگا کر کیوں آیا۔ تب آپ نے کہا کہ اصل میں تیری ہی کشش تھی جو مجھے بار بار مجبور کرتی تھی۔ (ملفوظات جلد دوم ص 603)

’’میں نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے میں پڑھا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے میں نے مراقبہ بلی سے سیکھا ہے۔ اگر انسان نہایت پر غور نگاہ سے دیکھے تو اسے معلوم ہوگا کہ جانور کھلے طور پر خلق رکھتے ہیں۔ میرے مذہب میں سب چرند پرند ایک خلق ہیں اور انسان اس کے مجموعہ کا نام ہے۔ یہ نفس جامع ہے اور اسی لئے عالم صغیر کہلاتا ہے کہ کل مخلوقات کے کمال

انسان میں یکجائی طور پر جمع ہیں۔اور کل انسانوں کے کمالات ، بحیثیت مجموعی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں اور اسی لئے آپ کل دنیا کیلئے مبعوث ہوئے اور رحمۃ للعالمین کہلائے''

(ملفوظات جلد سوم ص35)

## حضرت محی الدین ابن عربیؒ

(ولادت 1165ء۔وفات 1240ء)

'' محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔صرف آنحضرت ﷺ کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے''(ملفوظات جلد سوم حاشیہ صفحہ 254)

'' حضرت محی الدین ابن عربی صاحب لکھتے ہیں کہ میں حج کرنے کے واسطے گیا تو وہاں مجھے ایک شخص ملا جس کو میں نے خیال کیا کہ وہ آدم ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تو ہی آدم ہے؟ اس پر اس نے جواب دیا کہ تم کون سے آدم سے متعلق سوال کرتے ہو۔آدم تو ہزاروں گزر چکے ہیں''

(ملفوظات جلد پنجم ص675)

## حضرت ذوالنون مصریؒ

(وفات 860ء)

ا۔'' ذوالنون مصری ایک باکمال شخص تھا اور اس کی شہرت دور دور پہنچی ہوئی تھی۔ایک شخص اس کے کمال کو سن کر اس کے ملنے کے واسطے گیا اور گھر پر جا کر اسے پکارا تو اس کو جواب ملا کہ خدا جانے کہاں ہے کہیں بازار میں ہوگا۔وہ جب بازار میں ان کی تلاش کرتا ہوا پہنچا تو وہ بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا۔لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ذوالنون ہے۔اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے۔معمولی سا لباس ہے۔چہرہ میں کچھ وجاہت نہیں، معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے۔اس سے اس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک آدمی ہے۔

ذوالنون نے اس کو کہا کہ تو س لئے میرے پاس آیا ہے جبکہ تیرا ظاہر پر خیال ہے۔ذوالنون نے اس کے مافی الضمیر کو دیکھ لیا اس لئے کہا کہ تیری نظر ظاہر پر ہے، تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا......اللہ تعالیٰ کے بندوں اور برگزیدوں کے پاس ارادت سے جانا سہل ہے لیکن ارادت سے واپس آنا مشکل ہے کیونکہ اس میں بشریت ہوتی ہے۔اور ان کے پاس جانے والے لوگوں میں سے اکثر ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے دل میں اس کی ایک فرضی اور خیالی تصویر بنا لیتے ہیں لیکن جب ان کے پاس جاتے ہیں تو وہ اس کے برخلاف پاتے ہیں جس سے بعض اوقات وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور ان کے اخلاص اور ارادت میں فرق آجاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص414)

'' کہتے ہیں ذوالنون مصریؒ سے کسی نے پوچھا کہ چالیس مہر کی کیا زکوٰۃ دینی چاہئے؟ ذوالنون نے کہا کہ چالیس مہر کی زکوٰۃ چالیس مہر۔سائل اس کے جواب پر حیران ہوا اور پوچھا کہ یہ کیوں؟ اس پر ذوالنون نے کہا کہ چالیس مہر اس نے رکھی ہی کیوں۔ گویا کیوں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کر دیں، جمع ہی کیوں کیا۔شریعت سے ایسا ہی پایا جاتا ہے۔کہتے ہیں ایک محدث وعظ کرتا تھا۔ایک صوفی نے بھی سنا اور اس کو کہا کہ محدث صاحب زکوٰۃ بھی دیا کرو۔اس نے کہا کہ میرے پاس تو مال ہی نہیں زکوٰۃ کس چیز کی دوں؟ صوفی بولا چالیس حدیثیں لوگوں کو سنایا کرو تو ایک پر آپ بھی عمل کر لیا کرو''

(ملفوظات جلد چہارم ص442)

## حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ

ولادت 33-1132ء وفات 1236ء)

'' اگر نمود اور دکھاوے کے واسطے پکی قبریں اور نقش ونگار اور گنبد بنائے جائیں تو یہ حرام ہے لیکن اگر خشک ملا کی طرح یہ کہا جائے کہ ہر حالت میں ہر مقام میں کچی ہی اینٹ لگائی جائے تو یہ بھی حرام ہے۔انما الاعمال بالنیات عمل نیت پر موقوف ہے۔عمل نیت پر موقوف ہے۔دیکھو مصلحت الٰہی نے یہی چاہا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی قبر کا پختہ گنبد ہوا اور کئی بزرگوں کے مقبرے پختہ ہیں مثلاً نظام الدین ،فرید الدین، معین الدین رحمۃ اللہ علیہم یہ سب صلحاء تھے''

(ملفوظات جلد اول ص505-506)

'' مجاہدات عجیب اکسیر ہیں۔سید عبد القادر رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کئے۔ہندوستان میں جو اکابر گزرے ہیں جیسے معین الدین چشتی اور فرید الدین رحمہم اللہ تعالیٰ ان کے حالات پڑھو تو معلوم ہوا کہ کیسے کیسے مجاہدات ان کو کرنے پڑے ہیں۔مجاہدہ کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر کے پاس گئے اور اس نے توجہ کی تو قلب جاری ہوگیا۔یہ کچھ بات نہیں ایسے ہندو فقراء کے پاس بھی جاری ہوتے ہیں۔یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تزکیہ نفس کی کوئی شرط نہیں ہے......

شریعت کی اصل غرض تزکیہ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر آتے ہیں اور وہ اپنے نمونہ اور اسوہ سے اس راہ کا پتہ دیتے ہیں جو تزکیہ کی حقیقی راہ ہے......میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لے جانا چاہتا ہوں جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت تیار ہوئی ہے۔پس اور راہ وغیرہ کا ذکر ہماری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ ہم اس کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں ۔ہم یہی بتاتے ہیں کہ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو'' (ملفوظات جلد4 صفحہ 242)

## حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ

(وفات 1236ء)

'' ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا......خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد سوم ص220)

'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یکم نومبر 1905ء کو حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر لمبی دعا کی اور واپسی پر ارشاد فرمایا:۔

''بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے اس واسطے ان کے مزار پر ہم گئے۔انکے واسطے بھی ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور دیگر بہت دعائیں کیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص528)

......ہندوستان میں قطب الدینؒ اور معین الدین خدا کے اولیاء گزرے ہیں۔ان لوگوں نے پوشیدہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی مگر خدا تعالیٰ نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا'' (ملفوظات جلد پنجم ص249)

## حضرت فرید الدین شکر گنجؒ

(ولادت 13-1212ء۔وفات 70-1269ء)

'' باوا فرید الدین صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوگیا اور وہ دعا کیلئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دکان سے مل گیا۔ ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو متاثر نہیں ہوتی ...... میں کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔اس وقت دعا میں قبولیت نماز میں لذت پیدا ہوگی''۔

(ملفوظات جلد سوم ص39)

'' باوا غلام فریدؒ ایک دفعہ بیمار ہوئے اور دعا کی مگر کچھ فائدہ نظر نہ آیا۔تب آپ نے اپنے ایک شاگرد کو جو نہایت ہی نیک مرد اور پارسا تھے (شاید شیخ نظام الدین یا خواجہ قطب الدینؒ) دعا کے لئے فرمایا۔ انہوں نے بہت دعا کی مگر پھر بھی کچھ اثر نہ پایا گیا۔یہ دیکھ کر انہوں نے ایک رات بہت دعا مانگی کہ اے میرے خدا! اس شاگرد کو وہ درجہ عطا فرما کہ اس کی دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں اور صبح کے وقت ان کو کہا کہ آج ہم نے تمہارے لئے یہ دعا مانگی ہے۔یہ سن کر شاگرد کے دل میں بہت رقت پیدا ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا جب انہوں نے میرے لئے ایسی دعا کی ہے تو آؤ پہلے انہیں سے شروع کرو اور انہوں نے اس قدر زور وشور سے دعا مانگی کہ باوا غلام فرید کو شفا ہو گئی''۔ (ملفوظات جلد پنجم ص182)

'' جتنے بھی بزرگ اور اولیاء گزرے ہیں وہ سب مجاہدات اور ریاضت میں اپنے اوقات گزارتے تھے۔ دیکھو باوا فرید صاحب اور جتنے بھی اولیاء اور ابدال گزرے ہیں یہ سب گروہ ایک وقت تک خاص ریاضات اور مجاہدات شاقہ کرنے کی وجہ سے ان مدارج پر پہنچے ہیں اور ان لوگوں نے بڑی سختی سے اور پورے طور پر اتباع سنت کی ہے''

(ملفوظات جلد پنجم ص509)

## حضرت نظام الدین اولیاء دہلویؒ

(ولادت 34-1233ء وفات 1325ء)

شیخ نظام الدینؒ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے سوئے تھے۔اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا اور پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے۔ میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر نیچے گرا دیا ہے۔ چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا یہ تصرفات الٰہی ہیں جو انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔جب وقت آجاتا ہے تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔سب دل خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔وہ جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے اذن کے بغیر کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں۔ ناامید ہونے والا بت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص386)

'' کہتے ہیں کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب کیلئے دعا کروانے کے واسطے گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آ۔اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ عجیب ولی ہیں، میں اس کے پاس اپنا مطلب لیکر آیا تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے۔مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا۔ جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کے واسطے دعا کی اور اس کی مشکل حل ہوگئی۔تب نظام الدین صاحب نے اس کو بتلایا کہ میں نے تجھ سے چاول اس لئے مانگے تھے دُعا کرانے کے واسطے آیا تھا تو تو میرے واسطے بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا۔اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلق محبت پیدا کرنے کے واسطے میں نے یہ بات سوچی۔

ایسی ہی توریت میں حضرت اسحٰق کا قصہ ہے کہ

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

# حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات

## آثار قدیمہ کی روشنی میں

﴿...... شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم۔ محقق......﴾

آج سے 3840 سال پیشتر وسطیٰ میں ایک عجیب واقعہ ہوا۔ سامی نسل کے گڈریے جو کل تک مصر و شام کے درمیان خانہ بدوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے چوپان سے جہانباں بن گئے پہلے انہوں نے شام و فلسطین کے مرغزاروں اور مقامات کریمہ کو روند ڈالا تھا۔ اب انہیں فراعنہ مصر کی سرزمین دعوت مبارزت دے رہی تھی۔ ان قبائل کے ریلے خاکنائے سویز سے گزر کر سرزمین مصر میں در آئے۔ مصری غلاموں نے جو کہ ایشیائی نسل سے تھے انہیں خوش آمدید کہا۔ مصر پر ان کا تسلط بڑی آسانی سے ہو گیا۔ مصری اس قبیلہ کو ''حق شاسو'' کہتے جو کہ تاریخ میں ہائیکسوس بن گیا یعنی چرواہے بادشاہ۔ عرب ان کو عمالقہ کہتے رہے۔ کتبات میں اس قبیلہ کے مصری ملوک نے خود کو ''صحراؤں کے شہزادگان'' کا نام دیا ہے۔

دو سو سال تک ہائیکسوس مصر کے سیاہ وسفید کے مالک تھے۔ فراعنہ کی حکومت کو بھی انہوں نے برائے نام زندہ رکھا۔ وہ علاقہ مصر تھیسیس میں سمٹ آئی۔ تھیسیس کا فرعون ہائیکسوس کا ماتحت اور باجگزار تھا۔

ہائیکسوس کے عہد حکومت میں ایشاء کے کئی ایک قبائل مصر میں آباد ہوئے۔ ان میں بنی اسرائیل بھی تھے۔ ہائیکسوس کا غالب حصہ عرب و کنعان کے قبائل پر مشتمل تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام انہی کے دور حکومت میں مصر کے بازار میں غلام بن کر فروخت ہوئے۔ وہ غلام سے حاکم اعلیٰ بن گئے۔ قحط کے زمانہ میں مصر کا انتظام حکومت اور غلہ کی تقسیم کا کام انہوں نے اس خوبی سے سرانجام دیا کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ بادشاہ وقت کی اجازت سے ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام جو کہ اسرائیل کے لقب سے یاد کئے جاتے نیز ان کے بھائی بند اور قبیلہ کے لوگ کنعان سے مصر میں آگئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمات کے صلہ میں پھر وطنی اور قومی تعلق کی رعایت کے مدنظر بہترین جاگیریں اور عمدہ علاقے ان کو عطا ہوئے۔ محکمہ محصولات اور دیگر سرکاری محکموں میں بڑی بڑے مناصب ان کی اولاد کو ملے۔ بنی اسرائیل یہاں خوب پھلے پھولے۔

تاریخ نے اپنے دو ورق الٹ دیئے۔ دو صدیوں کی حکومت کے بعد ہائیکسوس نشۂ اقتدار میں مدہوش اپنی اصل اقدار کو فراموش کر بیٹھے۔ کچھ عرصہ تک تو تھیسیس کے باجگزار فراعنہ بالکل بے دست وپا رہے۔ رفتہ رفتہ ان میں قومی حمیت اور جوش پیدا ہوا۔ 1600 قبل مسیح میں اجنبی حکمرانوں کے خلاف مصر کے طول وعرض میں بغاوت کا لاوا پھوٹ پڑا۔ بیس سال تک مصری آزادی کی جنگ لڑتے رہے۔ مصریوں نے نہ صرف ہائیکسوس کے شہر ممفس پر قبضہ کیا بلکہ کئی سال تک ''اوارس'' کے قلعہ کو محصور کئے رکھا۔ ''اوارس'' سینائی سرحد کے پاس ہائیکسوس کا دارالخلافہ تھا۔ شدید محاصرہ کے بعد ہائیکسوس مصر سے نکلنے پر رضامند ہو گئے۔ اجنبیوں کو مصر سے نکال دیا گیا۔ مصر ایک مرتبہ پھر آزاد ہو گیا۔

آزاد مصر نے اب دوسروں کو غلام بنانا چاہا۔ اٹھارہویں خاندان کا ایک حکمران توت مس اول شام پر قبضہ کرتا ہوا فرات کے کناروں تک جا پہنچا۔ انیسویں خاندان کے مشہور فرعون رعمسیس دوم نے مصری ایمپائر کے جاہ وجلال اور شوکت کو انتہا تک پہنچا دیا۔ شام میں حتی اس کے مزاحم ہوئے۔ خونریز جنگوں کے بعد حتی سلطنت اور مصر میں معاہدہ امن ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد حتی بادشاہ اپنی بڑی بیٹی کے ہمراہ مصر میں آیا۔ رعمسیس کے حضور اس نے قیمتی تحائف اور اپنے جگر گوشہ کو پیش کیا۔ دھوم دھام سے شادی ہوئی۔ یہ شہزادی چونکہ دریائے آسی (کتبات مصر میں لبنان کے دریائے آسی کا ذکر ہے۔ حتی سلطنت کا یہ مرکزی علاقہ تھا۔ ''نہرال آسی'' کیلئے ملاحظہ ہو نقشہ در کتاب تاریخ مصر جلد سوم ص 17,16 از فلنڈر پیرائی) کے علاقہ کی تھی اس نسبت سے عربوں میں آسیہ کہلائی اور رعمسیس ثانی نے اسے ''جمیلۂ آفتاب'' کا خطاب دیا۔

بنی اسرائیل چونکہ ہائیکسوس کے زمانہ حکومت میں مصر میں لائے گئے ان کے خلاف مصریوں کا تعصب نفرت وحقارت میں تو پہلے ہی بدل چکا تھا، جاگیریں اور مناصب چھن چکے تھے، نوبت بایں جارسید کہ رعمسیس ثانی کے دور حکومت میں یہ حکم جاری ہوا کہ ان کو غلام بنا کر محنت ومشقت کے کام پر لگا دیا جائے۔ نئی بادشاہت کے عظیم منصوبوں کو بروئے کار لانے میں دوسرے غلاموں کے ساتھ بنی اسرائیل بھی نتھی ہو گئے۔ نوبیا میں سونے کی کانوں کا علاقہ پہلے باجگزار تھا۔ اب رعمسیس نے اس پر تسلط جما لیا۔ نوبیا میں ارض قارو کی طلائی کانیں، اور دوسری معادن نئے انتظام میں غلاموں کی مدد سے کھودی گئیں۔ مصر مالا مال ہو گیا۔

بنی اسرائیل کی نسل ان نامساعد حالات اور سختیوں کے باوجود بڑی سرعت سے بڑھ رہی تھی۔ اب ایک نیا حکم جاری ہوا کہ اسرائیل کے نوزائیدہ بیٹوں کو مار دیا جائے اور بیٹیوں کو زندہ رکھا جائے۔ اسرائیلی مائیں اپنے جگر گوشوں کو فرعون کے ظالمانہ حکم کی وجہ سے کسی تیرنے والی چیز میں دریا میں بہا دیتیں کہ شائد کسی مصری کا پتہ پانی ہو جائے اور وہ اسے نکال کر پال لے۔

وقت گزرتا گیا، بنی اسرائیل اور مصر کے دوسرے غلاموں کی آہیں عرش الٰہی کو ہلانے لگیں۔ آل عمران کی ایک پاکباز اور مستجاب الدعوات خاتون نے جس کا خاندان رعمسیس ثانی کی حتی بیگم کی خدمت پر مامور تھا ایک چاند سے بیٹے کو جنم دیا کچھ عرصہ تو اس کی ماں نے اسے چھپائے رکھا۔ جب کوئی چارہ کار نہ رہا تو جناب الٰہی میں ماں کا چشمہ ابل پڑا۔ جواب ملا بلا خوف وخطر اس بچہ کو دریا میں بہا دو۔ اس پر ہم نے اپنی محبت ڈال دی ہے۔ یہ ضائع نہیں ہوگا۔ اس کی ماں نے اپنے خالق ومالک کی پیاری آواز کئی دفعہ سنی تھی۔ یقین کی دولت اس کے پاس تھی۔ اس نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے بچے کو تابوت میں لٹا کر دریا میں بہا دیا۔ آل فرعون کے ایک فرد نے اس لعل بے بہا کو نیل کی لہروں سے اٹھکیلیاں کرتے ہوئے پایا۔ اس کا دل بھر آیا۔ بچے کو نکالا حتی ملکہ کے سامنے پیش کر دیا۔ اس ملکہ کے ہاں اولاد نہیں تھی۔ اس ملکہ کی اولاد کا کتبات مصر میں کوئی ذکر نہیں۔ اتنا خوبصورت بچہ، رخ زیبا الٰہی نور میں نہایا ہوا ملکہ کے سامنے تھا۔ اس کی فطرت جاگ اٹھی۔ اس نے بچہ کو اپنے سینہ سے لگا لیا نہیں یہ نہیں مارا جائے گا۔ رعمسیس کو بھی اس نے آمادہ کر لیا۔ اس ننھی جان کے خون سے ہاتھ رنگنے نہ دیا۔ اس کا نام موسیٰ رکھا گیا۔ ''مائشی'' موسیٰ، پانی سے نکلی ہوئی چیز۔

اس دن سے حضرت موسیٰ کی پرورش شاہی خاندان میں ہونے لگی۔ ننھے میاں بھی ماں کی آغوش کو خوب پہچانتے تھے۔ آپ نے کسی دایہ کا پستان نہیں دبایا۔ میری ماں کو لاؤ اسی کا دودھ پیوں گا۔ فرعون کے گھر میں ایک نئی دایہ لائی گئی۔ یہ موسیٰ کی والدہ تھی۔ اب ننھے میاں نے غٹ غٹ شیر مادر پینا شروع کر دیا۔ یوں بچہ ماں کو واپس مل گیا۔ اس کی ماں حتی شہزادی کے لے پالک کی دایہ مقرر ہو گئی۔ والدہ موسیٰ کی نیک صحبت اور الٰہی نور میں نہائے ہوئے بچے کو پالنے کی وجہ سے ملکہ بھی ایک پاکباز خاتون بن گئی۔ فرعون سے اس کی ان بن رہتی کیونکہ وہ ظالم وجابر تھا۔ اس کے عہد میں کمزور قوموں پر سوط عذاب برستا۔

یہ بچہ جب جوان ہوا تو فرعون، ہامان، قارون اور ملاء فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

### فرعون

آمون دیوتا کا مظہر، سرزمین مصر کا آمر مطلق خدا بن کر بیج رہا تھا۔ لیبیا، نوبیا اور حبش اس کے زیر استبداد، کنعان، جنوبی شام اور فرات تک کے علاقے اس کے باجگزار تھے۔ قرآن حکیم کی رو سے اس کی لاش محفوظ ہے۔ فراعنہ کی لاشیں قاہرہ کے عجائب خانہ میں رکھی ہیں۔ رعمسیس اور اس کے بیٹے مرفی فتاح کی لاشیں بھی موجود ہیں۔

### ہامان

مصر کا پاپائے اعظم تھا۔ مصری زبان میں ''ہم'' بڑے کاہن یا پیغمبر کو کہتے تھے۔ آمون ان کا خداوند اعلیٰ تھا۔ آمون کے بڑے کاہن کو ہم آمون یا ہامان کہا جاتا ہے۔ یعنی پیغمبر آمون۔ عمارات مذہبی کا وہ مدار المہام تھا۔ فرعون کا معمار اعظم، سپاہ آمون کا ڈائریکٹر، جنود آمون کا سپہ سالار۔ مصر میں فرعون کے بعد یہی شخصیت متقدر تھی۔ میونخ (جرمنی) میں اس کا مجسمہ عجائب خانہ کی زینت ہے۔ مجسمہ پر مذکورہ القاب لکھے ہیں۔

Brwgsch's Egypt under the pharaos Vol II.P.112-113

### قارون

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا۔ اس کے پاس ایک ایسا علم تھا جس میں وہ منفرد تھا۔ اس علم کی وجہ سے وہ بنی اسرائیل کی طرح مبغوض نہیں تھا۔ بلکہ فرعون کا مصاحب خاص تھا۔ دولت کے انبار اسی علم کی بدولت اس نے جمع کر رکھے تھے۔ اپنے ہی لوگوں کا خون چوسنا اس کے اقتدار کا راز اور دلچسپ مشغلہ تھا۔ آپ حیران ہوں گے کہ کون سا علم تھا کہ جس کی بدولت وہ اتنا مقتدار اور مالدار بن گیا۔ دراصل وہ بہت بڑا منریالوجسٹ Mineralogist تھا۔ سونا نکالنے کے علم کا ماہر۔ اس نے ایسے نقشے تیار کر رکھے تھے کہ چٹانوں کی تہوں میں جہاں جہاں سونا تھا اس کی نشاندہی ان میں موجود تھی۔ ارض قارو نوبیا میں نہایت درجہ طلاء خیز تھی۔

Dreasted, A History of Egypt. P.331

اس علاقہ کا وہ اجارہ دار تھا۔ بنی اسرائیل اور دوسرے غلاموں سے کام لیتا۔ برآمدہ سونے میں سے اسے حصہ ملتا۔ قارون اس کا خطاب تھا۔ قارو سونے کے علاقے کا نام تھا۔ مصری زبان میں ''اون'' کے معنی ستون کے ہیں یعنی سرزمین قارو کا ستون''۔

فلنڈر پیرائی نے اپنی تاریخ مصر میں Plan of Gold Mines یعنی معدن الذہب کا نقشہ دیا ہے جو کہ فرعون کے زمانہ میں کسی ماہر نے بنایا تھا اور آثار مصر سے برآمد ہوا۔ (ص 23)

آثار قدیمہ کے آئینہ جہاں نما میں آج سے کئی ہزار سال پہلے کے بجھے بجھے نقوش ہمارے سامنے ہیں۔ اس پس منظر میں قرآن حکیم کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید نے تاریخ کے یہ نقوش بعض جگہ نمایاں کر دیے ہیں۔

(بشکریہ الفضل ربوہ۔ ۲۴/اپریل ۲۰۰۶ء)

☆☆☆

# ایک داعی الی اللہ کا ذکر خیر

(شہاداحمد اڈمنٹن-کینیڈا)

جماعت احمدیہ عالم گیر کے اکثر افراد تبلیغ کے جنونی اور قریباً چالیس سال کے لمبے عرصہ تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی مختلف حیثیتوں سے خدمت کرنے والے خادم برادرم اسمٰعیل منیر کے نام نامی سے واقف ہونگے ان کی بیش بہا خدمات کی وجہ کر میری دیرینہ خواہش ان کے دیدار کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اس دیرینہ خواہش کو سال ۲۰۰۰ء میں پوری کردی جب مغربی کینیڈا کے خدام الاحمدیہ کا اجتماع اڈمنٹن میں منعقد ہوا خدام نے اس اجتماع میں برادرم اسمٰعیل منیر صاحب کو بھی مدعو کیا تھا۔

جماعتی انتظام کے مطابق ان کے قیام کا انتظام ایک احمدی گھر میں تھا لیکن منتظمین سے خاص درخواست کر کے میں نے انہیں اپنا مہمان بنایا۔ اڈمنٹن کی احمدیہ مسجد میں خاکسار کو پہلی دفعہ ان کے دیدار اور ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جب میں انہیں لیکر اپنے گھر آرہا تھا تو جماعت کے مبلغ مکرم طارق اسلام صاحب نے فرمایا کہ اس تقریب کے سب سے معزز مہمان کی مہمان نوازی کا شرف آپ کو حاصل ہورہا ہے۔ ان کا یہ فرمانا بالکل بجا تھا۔ بیشک یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر ایک مزید احسان تھا۔ میری بہو فوزیہ نے اپنے گھر کے سب سے اچھے کمرہ کو جسے وہ ایک ہوٹل کے کمرہ کی طرح سجا کر رکھتی ہے میں ان کے قیام کا انتظام کیا تھا لیکن میری حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی جب اس معزز مہمان نے فرمایا کہ وہ رات living Room کے فرش پر گزاریں گے۔ ٹھہرایا تو میں نے انہیں انتظام کے مطابق ہی لیکن یہ مصرعہ

ع لیٹ لیتے ہیں جہاں چھاؤں گھنی پاتے ہیں

ان کی خاکسار طبیعت کی پوری عکاسی کرتا ہے۔

ہمارے پرانے مبلغین نے فرش کیا اکثر اوقات کھلے میدان میں رات بسر کی ہے سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرش پر بیٹھ کر ہی وہ انقلابی اور علمی کام سرانجام دیئے ہیں جو قیامت تک یاد کئے جائینگے۔

دوسرے دن صبح کے ناشتہ کے وقت انہوں نے میری ایک بیٹی مبشرہ جو اُن دنوں Bay Area امریکہ میں رہتی تھی جس سے وہ پہلے سے واقف تھے کو فون کیا اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ وہ اڈمنٹن میں ان کے والد کے مہمان ہیں وہ کافی دیر تک مبشرہ اور اس کے شوہر ولی سے انتہائی پیار سے گفتگو کرتے رہے اسی موقعہ پر مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ میرے ہم عمر ہیں۔ اس وجہ سے بھی ہم لوگ ایک دوسرے کے بہت قریب ہوگئے۔

خدام کے اس اجتماع کے ہر اجلاس میں میں نے یہ دیکھا کہ ان کی خدمت کا جذبہ ان کی اپنی ذات تک محدود نہیں بلکہ وہ ہر خادم کو اس نیک کام میں صرف آگے بڑھانا نہیں بلکہ جوتنا چاہتے ہیں ان کی خدمت کا یہ جوش قابل رشک تھا اس کے بعد قریباً ہر سال ان سے ملاقات ہوتی رہی میں نے ہر موقعہ پر انہیں تبلیغی جنون میں مبتلا پایا یہ جماعتیں اکثر تبلیغی بک سٹال لگاتی ہیں کوئی ایسا موقعہ نہ تھا جہاں وہ موجود اور تبلیغ میں پورے طور پر سرگرم نہ ہوں وہ جوانوں سے بڑھ کر تبلیغ کرتے تھے بالفاظ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ''وہ جوانوں کے جوان تھے۔'' ضمناً عرض ہے کہ وہ اس وقت ملازمت سے فارغ ہو چکے تھے لیکن جسے تبلیغ کی لَو لگ جائے وہ اس کام سے کب رکتا ہے ایسے لوگ صرف کاغذ پر پنشن یافتہ ہوتے ہیں۔

Bay Area ہی کی بات ہے کہ وہاں کی جماعت نے وہاں کی یونیورسٹی میں ایک تبلیغی نشست کا انتظام کیا۔ رات کا وقت تھا احباب گاڑیوں سے اترے سڑک کے دونوں طرف کئی کئی عمارتیں تھی لیکن کسی کو معلوم نہ تھا کہ کس عمارت میں انتظام ہے لوگ قیاس آرائیاں ہی کررہے تھے کہ اسمٰعیل منیر صاحب کسی سے پوچھے بغیر ایک عمارت کی طرف بڑھے اور اس میں داخل ہوگئے ہم سب ان کے پیچھے تھے عمارت میں داخل ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ ہمیں اسی عمارت کی تلاش تھی۔ اس چھوٹے سے واقعہ نے ہمیں حیرت میں ڈال دیا۔

Bay Area ہوسٹن انہوں نے نہ صرف ہمیں اپنے گھر پر مدعو کیا بلکہ جہاں بھی وہ مدعو ہوتے ہمیں ساتھ لے جاتے۔ جماعت احمدیہ امریکہ اور کینیڈا نے اس قیمتی وجود سے پورا فائدہ اٹھایا جماعت امریکہ نے ان سے ملک کے اندر خدمات لینے کے علاوہ انہیں Bahama Islands اور شاید دوسرے ممالک میں بھی بھیجا جماعت انہیں صرف سفر خرچ دیتی تھی باقی سارے اخراجات وہ اپنی جیب سے ادا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے انہیں کیوبک پھر ونڈسر بھیجا ہر جگہ انہوں نے قابل قدر خدمات ادا کیں انہوں نے اپنی زندگی کی آخری خدمت ونڈسر ہی میں ادا کی اس کے بعد وہ اپنے نواسہ نوید کے پاس Peace Village جو احمدیوں کی ایک بستی ہے چلے گئے یہیں ان پر دل کا حملہ ہوا ان کے بیٹے ادریس منیر امریکہ سے آئے اور انہیں ہوسٹن لے گئے میرا دل تو اس خیال سے کانپ رہا تھا کہ وہ اس حالت میں اتنا لمبا سفر کس طرح کرسکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف کے تحت وہ بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچ گئے لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ۲۲؍ستمبر ۲۰۰۴ء کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا جہاں وہ حاضر ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وفات کے وقت ان کی عمر ۷۶ سال تھی اس موقعہ پر ان کے لواحقین نے مومنانہ صبر کا نمونہ دکھلایا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور ان کی اولاد اپنے والد کے نقش قدم پر چلے۔

جانے والے جا لیکن تیرا دلکش اور مسکراتا ہوا چہرہ جو پگڑی پہننے کی صورت میں مزید نکھر جاتا تھا ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا لیکن میرا اُن سے اُنس اور ان کی قدر تو ان کی خدمات، قربانیوں اور ان کی روحانیت کی وجہ سے ہے۔

مرحوم پر اللہ تعالیٰ کا مزید فضل یہ ہے کہ ان کی ساری اولاد احمدیت کی شیدائی ہے۔ ان کے دو بیٹوں داؤد منیر اور ادریس منیر سے میں کئی دفعہ امریکہ اور انگلستان میں مل چکا ہوں دونوں احمدیت کے شیدائی اور خدمت سلسلہ کے لئے ہر وقت مستعد اور ساتھ ہی انتہائی خاکسار مزاج کے مالک ہیں۔ مرحوم کے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

# اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں

(پروفیسر شبیر احمد چوہدری لاہور-پاکستان)

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ جب اس کا بندہ اس کی رہنمائی میں کسی اعلیٰ کام کو کرنے کا تہیہ کرتا ہے تو وہ ہر متعلقہ شے کو اپنے بندے کی مدد کے لئے محرک کر دیتا ہے اور مذکورہ مقصد جو بظاہر ممکن نظر نہیں آرہا ہوتا حاصل ہو جاتا ہے۔ خاکسار کی زندگی میں بھی کئی کٹھن مراحل آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور میرے دادا جان حضرت نظام الدین صاحبؓ (صحابی، موصی وصیت نمبر ۲۵۳۵) کی دعاؤں کے طفیل ان مراحل اور ناممکنات کو ممکن بنادیا روایت کے مطابق حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک دفعہ میرے دادا جان کو بھی اپنے کھانے میں شامل کیا۔

اللہ تعالیٰ نے بہت سے مراحل پر اپنے پیاروں کے روپ میں میری رہنمائی کی اور حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے فرمان کے مطابق اسلام کی تبلیغ کے لئے انگریزی اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے، پہلے ایم اے انگلش کیا اور بعد میں ایم اے اکنامکس۔ پنجاب کمیشن نے ۱۹۷۵ء میں انگلش کے لیکچرار کے طور پر منتخب کرلیا اور یوں درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ دوران سرکاری ملازمت کئی تحقیقی مقالے انٹرنیشنل کانفرنسوں/ورکشاپس کے لئے منتخب ہوئے اور پڑھے اور شائع ہوئے اور یوں خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تقریباً پچاس سے زائد یونیورسٹیوں کے ماہرین سے روشناس کرادیا۔ جن سے کچھ سیکھا اور سکھایا۔ برٹش کونسل یو جی سی اور امریکن سنٹر نے بھی اپنے اپنے Resuma Persons کی فہرست میں شامل کرلیا اور کئی موقعوں پر لیکچرز کے لئے بھی بلایا۔ ایم اے انگریزی کے طلباء کے لئے کئی کتب تصنیف کرنیکی سعادت ملی اور ان کو علمی ادبی حلقوں میں سراہا گیا۔ ۲۰۰۰ء میں انگریزی کے نئے نصاب (کلاس اوّل تا انٹرمیڈیٹ) کی جب ذمہ داری ملی تو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور دن رات کی محنت سے ایک سال میں بارہ جماعتوں کا نصاب تیار ہوگیا جسے قومی سطح پر تمام صوبوں کی آراء کی روشنی میں معمولی ردو بدل کے بعد پورے ملک کے لئے منظور کرلیا گیا۔

نئے نصاب کی روشنی میں نئی نصابی کتب میں انگلش لازمی کی تین کتب کو (میٹرک ایک، انٹرمیڈیٹ دو) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے شائع کر دیا ہے۔ پاکستان سٹڈیز کی دو نئی کتاب (میٹرک انٹرمیڈیٹ) کا انگریزی ترجمہ بھی بورڈ نے شائع کردیا ہے جبکہ سو کس کی دو کتب کا ترجمہ پہلے ہی آٹھ سال سے پڑھایا جارہا ہے آجکل انٹرمیڈیٹ کی انگلش کی ایک اور کتاب تیاری کے مراحل میں ہے۔ ان نصابی کتب کے علاوہ انگریزی میں نعت پیش کرنے کی توفیق ملی جو Rhymes of Soul کے نام سے ۲۰۰۳ء میں چھپ چکی ہے جس کی علمی ادبی حلقوں میں خوب پذیرائی ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ممکن ہوا جس پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہر وقت گانے کو جی چاہتا ہے۔

احباب کے علم میں ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سو سال پہلے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں وسائل کی کمی کے باوجود کتابیں لکھیں جو خزائن سے پُر ہیں تو ہم پیروکاروں کا بھی فرض ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس تحریر و تصنیف کے کام کو آگے برھائیں مجھے ڈر ہے کہ اگر ہم نے اس کام میں مزید سستی دکھائی تو اللہ تعالیٰ اپنی روایت کے مطابق دوسری قوموں کو آگے لے آئے گا اور ہم اور ہماری نسلیں منہ دیکھتی رہ جائیں گی اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت اقدس علیہ السلام کے روحانی خزائن کا نہ صرف خود مطالعہ کریں بلکہ انہیں دوسروں تک بھی پہنچائیں تا کہ دنیا صراط مستقیم پر چل کر فلاح پاسکے۔

☆☆☆

# ملکی رپورٹیں

## بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کا بابرکت انعقاد

**مالونڈی سرکل شولاپور :** مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو صوبہ مہاراشٹر کے سرکل شولاپور کی ایک نئی جماعت موضع مالونڈی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں موضع مالونڈی کے آس پاس کے مضافات کے نومبائعین کے علاوہ علاقہ بارشی کے شیوسینا ایم ایل اے جناب راجندر راوت صاحب بھی ہماری دعوت پر تشریف لائے۔ مکرم انصار علی خان صاحب معلم کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعد تلاوت جناب ایم ایل اے صاحب نے پگڑی پہنا کر خاکسار کا اعزاز کیا۔ تقریباً چار ہزار کی تعداد میں حاضرین جن میں غیر مسلم بھی شامل تھے کو دیکھ کر موصوف ایم ایل اے صاحب نے متاثر ہو کر اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

آج دنیا میں جماعت احمدیہ ہی واحد ایسی جماعت ہے جو تمام تر مذاہب کے ماننے والوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے جو اس علاقہ میں ''قومی یکجہتی'' کا ثبوت دیا ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے۔ نیز کہا کہ میرا جماعت کو ہر ممکن تعاون ملتا رہے گا۔

اس کے بعد موصوف ایم ایل اے صاحب نے موضع مالونڈی کے بچوں میں بطور تحفہ قرآن مجید تقسیم کئے۔ بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دیگر احباب کے علاوہ مکرم انصار علی خان صاحب معلم، مکرم خضر حیات خان صاحب معلم، مکرم جلال الدین خان صاحب معلم، مکرم شیخ فرقان احمد صاحب معلم، مکرم لطیف الدین صاحب معلم نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون دیا۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹرا)

**جماعت احمدیہ سورو :** جماعت احمدیہ سورو کے زیر اہتمام مورخہ یکم اپریل کو جلسہ سیرۃ النبیؐ احمدیہ مسجد کے سامنے واقع اسکول کے گراؤنڈ میں بہت ہی شاندار ڈھنگ سے کیا گیا۔ مسجد اور پنڈال میں چراغاں کیا گیا۔ صدر جماعت احمدیہ بھدرک مکرم عبدالقادر صاحب نے جلسہ کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن کریم، اُردو اور اڑیہ زبانوں میں نظموں کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور پاکیزہ زندگی کے بارے میں اردو اور اڑیہ زبانوں میں کئی تقاریر ہوئیں۔ خصوصی مہمان مکرم جناب ڈاکٹر شمس الحق صاحب سابق پرنسپل کیندرا پاڑا کالج نے موجودہ دور میں مغربی میڈیا کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک سازش کے تحت کئے جانے والے حملوں کا جواب دیتے ہوئے جہاد کے صحیح اور اصل مفہوم پر روشنی ڈالی۔ جناب ڈاکٹر بنسی دھر داس، لیکچرار سورو کالج نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن معاشرت اور عورتوں سے حسن سلوک کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے دنیا میں سب سے پہلے عورت کو اُس کا جائز مقام عطا کیا اور اسلام نے ہی سب سے پہلے عورت کو والدین اور شوہر کے جائیداد میں وارث ہونے کا حق دیا۔ جناب ماسٹر مشتاق احمد صاحب آف کیرنگ نے بعثت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہندو دھرم گرنتھوں میں مذکور پیش گوئیوں کا ذکر اپنی تقریر میں تفصیل کے ساتھ کیا۔ جناب ہارون رشید صاحب، لیکچرار انگریزی سورو کالج نے بھی تقریر کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے مغربی پریس اور میڈیا کے حملوں کا جواب دیا۔ سرکل انچارج جناب مولوی جمال شریعت صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں اس طرح کے اجلاسات کے انعقاد کے اغراض و مقاصد واضح کرنے کی کوشش کی۔ ٹھیک ۱۰ بجے رات کو مکرم عبدالقادر صاحب کی صدارتی تقریر، ادائیگی شکریہ اور دُعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

حاضرین جلسہ میں کئی ہندو معززین شامل ہوئے۔ سورو کے تمام احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں احمدی احباب بطور مہمان بھدرک، ھلدی پدا، گڈ پدا، بیل پور، بالاسورو غیرہ قریبی جماعتوں سے اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ میں شرکت کرنے والے تمام لوکل احباب اور مہمانوں کے لئے جلسہ کے اختتام کے بعد طعام کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ اس جلسے کی رپورٹ صوبہ اڑیسہ کے تمام اہم اخباروں میں نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ جن میں اڑیہ روزنامہ Pragatibadi-Samaj-Prajatantra-Sambad اور Samaya قابل ذکر ہیں۔ اس موقعہ پر مقامی خدام نے بھرپور تعاون دیا۔ (شیخ خالد حسین صدر جماعت احمدیہ سورو)

**بریٹہ مانسہ پنجاب:** مورخہ ۸/اپریل ۲۰۰۷ء کو بمقام بریٹہ مانسہ پنجاب مسجد احمدیہ بریٹہ کے سامنے میدان میں ایک وسیع پنڈال لگا کر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تقریب بسم اللہ و آمین کا انعقاد ہوا حسب پروگرام مرکز قادیان سے مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن و صدر مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت اور مکرم افسر صاحب لنگر خانہ و ناظم مجلس انصار اللہ پنجاب و مکرم مولوی صغیر احمد طاہر تشریف لائے اور معزز بزرگان سلسلہ کی تشریف آوری سے قبل ہی سرکل لدھیانہ کے ۲۰ سینٹرز سے مرد و خواتین بچے و بچیاں آچکے تھے مہمانانِ خصوصی کی آمد پر ان کا استقبال کیا گیا۔ جلسہ تقریب آمین کی صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن نے فرمائی تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ فرمان علی صاحب نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ نظم مکرم مولوی ممتاز احمد صاحب ظفر نے پڑھی بعدہٗ تقریر بعنوان سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مفصل اور عام فہم زبان میں مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت نے کی۔

**تقریب آمین :** بعدازاں مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے تقریب آمین میں حصہ لینے والے دس بچے بچیوں سے قرآن مجید کا ٹیسٹ لیا۔ بسم اللہ یعنی قرآن مجید کی شروعات کر چکے تقریباً پندرہ سے زائد بچے بچیاں شامل تقریب ہوئے اور جملہ بچے بچیوں کو مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت نے انعامات تقسیم کئے اور اس کے بعد مکرم مولانا محمود احمد خادم افسر لنگر خانہ نے تقریر کی اور خاکسار نے حاضرین اور معزز بزرگان کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح مکرم صدر اجلاس کے قیمتی نصائح اور خطاب و دُعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا اور حاضرین جو کہ پانچ صد سے زائد تھے کے کھانے اور چائے کا انتظام تھا اور محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی طرف سے حاضرین کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ خدا تعالیٰ ہماری مساعی کو بابرکت اور ثمر آور بنائے۔ (نسیم احمد طاہر سرکل انچارج لدھیانہ)

**کوڈاللور :** جماعت احمدیہ کوڈاللور نارتھ زون تامل ناڈو میں مورخہ ۴/اپریل نماز جمعہ کے بعد جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم ایم مزمل صاحب معلم، مکرم ایس ابو صالحہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوڈاللور اور خاکسار کے ایم سید محمد صدر جماعت نے تقریریں کیں۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اپنی اختتام کو پہنچا۔ اس میں ۲۰ سے زائد افراد اور بعض غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ بعدازاں چائے کی پارٹی رکھی گئی۔ (صدر جماعت کوڈاللور)

**کاماریڈی :** مورخہ ۱۳/اپریل کو مکرم نصیر احمد صاحب کے مکان میں مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی و چندہ پور سرکل نظام آباد کے زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم منیر احمد صاحب، خاکسار نے تقریر کی۔ بعدازاں مکرم صدر اجلاس نے بہت ہی اہم نصائح سے حاضرین جلسہ کو نوازا۔ جلسہ میں مرد و زن ۱۳۵ افراد شامل ہوئے ہیں۔ حاضرین جلسہ کو مکرم نصیر احمد صاحب کی طرف سے مٹھائی دی گئی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

**اینڈریال:** مورخہ ۱۱/اپریل کو جماعت احمدیہ اینڈریال میں مقامی معلم مکرم محمد عمر صاحب کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تلاوت قرآن پاک کے بعد دو تقریریں اور تین نظمیں ہوئیں۔ اس جلسہ میں مرد و زن ۱۱۸ افراد شریک ہوئے۔

**نلّا مڈگو:** مورخہ یکم اپریل کو جماعت احمدیہ نلّا مڈگو مسجد احمدیہ میں مکرم نعیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نلّا مڈگو کے زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم محمد مصطفٰے صاحب مقامی معلم کی تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب کے بعد سوال جواب کا پروگرام منعقد ہوا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (محمد اقبال کونڈور سرکل انچارج نظام آباد)

**بنگلور:** مورخہ یکم اپریل کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد بنگلور میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم بشارت احمد اُستاد صاحب، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے مختصر اور جامع خطاب فرمایا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد حاضرین جلسہ کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

**بھونیشور :** مورخہ ۲/اپریل کو مکرم امیر جماعت احمدیہ بھونیشور اڑیسہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سید وثیق الدین صاحب، سید مبشر احمد، سید نصیر الدین احمد اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ آخر میں امیر صاحب کے خطاب بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (سید فضل باری مبلغ انچارج بھونیشور اڑیسہ)

## درخواست دُعا

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ عفت محمود صاحبہ زوجہ محترم ظفر محمود صاحب آف گل منگھم کینٹ، لندن پیٹ کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں نے بعد تشخیص آپریشن تجویز کیا ہے جو کہ ماہ جولائی میں ہونا ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ اور آپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے نیز خاکسار و اہل خانہ کی بھی صحت و سلامتی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (سعید احمد لون لندن)


محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

| الفضل جیولرز | کاشف جیولرز |
|---|---|
| چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ | گولبازار ربوہ |
| فون 047-6213649 | 047-6215747 |

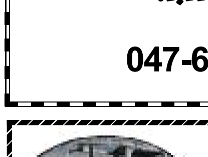
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

# جماعت احمدیہ یوگنڈا کے زیر اہتمام ہونے والی مختلف تقریبات کا بابرکت انعقاد

## احمدیہ پرائمری سکول امبیکو کے دو نئے کلاس رومز اور ایڈمن بلاک کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے دورہ یوگنڈا کے دوران مذکورہ بالا سکول میں دو نئے کلاس رومز بلاک اور ایڈمنسٹریشن بلاک اور سارے سکول کی Renovation کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

اس سکول میں 700 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ مورخہ 27/اپریل 2007ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندے مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے اس کا افتتاح فرمایا۔ مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا نے دعا کروائی۔

اس تقریب میں سکول کے طلباء کے علاوہ علاقہ کے معززین اور مقامی کونسل کے میئر اور لوکل کونسل کے چیئرمین نے بھی شرکت کی اور اپنے خطابات میں جماعتی خدمات کو سراہا اور حضور انور ایدہ اللہ کی اس مدد کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس بات کا اقرار کیا کہ حضور انور نے اپنے دورہ کے دوران کئے گئے تمام وعدوں کو پورا کر دیا ہے۔ الحمدللہ۔

مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران اسلام میں تعلیم کی اہمیت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا اور آخر پر مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے اساتذہ اور طلباء کو حصول علم کی طرف سنجیدگی سے کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی اور پھر دونوں جدید بلاکس کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ اس تقریب کو مختلف ریڈیوز نے متعدد بار نشر کیا۔

تمام حاضرین نے نماز جمعہ ادا کی جس میں 12 جماعتوں کے نمائندگان شریک ہوئے۔ تقریب کے آخر پر مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ ایک قطعہ زمین جو ہسپتال کے لئے حکومت نے پیش کیا ہے کا بھی معائنہ فرمایا۔

## مسجد ''ناصر'' اگانگا کا افتتاح

مورخہ 29/اپریل 2007ء کو مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندہ تھے، نے فرمایا۔ اس بابرکت مسجد کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے دورۂ یوگنڈا کے دوران رکھا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام ''مسجد ناصر'' عطا فرمایا ہے۔

اس مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ جماعت احمدیہ یوگنڈا کے ایک مخلص دوست مکرم شعیب نسیرا صاحب نے ادا کیا۔ یہ جماعت احمدیہ یوگنڈا کی سب سے خوبصورت اور بڑی مسجد ہے۔ مکرم شعیب نسیرا صاحب نے بڑی محبت اور محنت سے اس کی تعمیر کروائی ہے۔ مذکورہ بالا مسجد ہمارے اگانگا زون کے زونل ہیڈ کوارٹر میں امبالے روڈ پر برلب سڑک واقع ہے۔ اس بابرکت تقریب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وزیر برائے لینڈ اور چار ممبران پارلیمنٹ اور متعدد سرکاری افسران کے علاوہ پندرہ سو سے زائد احباب جماعت نے ملک کے تمام زونز سے شرکت کی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

اس افتتاحی تقریب کو ملک کے معروف ریڈیوز اور مشہور ٹی وی U.B.C نے بھرپور اور خوبصورت انداز میں نشر اور ٹیلی کاسٹ کیا۔ واضح رہے کہ یوگنڈا میں صد سالہ خلافت جوبلی سکیم کے تحت دس نئی مساجد مختلف احمدی احباب اپنے خرچ پر بنوا کر اللہ تعالیٰ کے حضور بطور شکرانہ پیش کر رہے ہیں۔

عالمگیر جماعت احمدیہ سے ان احباب کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان تمام مساجد کو بنی نوع انسان کے لئے خیر و برکت اور رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

## مسجد مبارک بوامی (Bwami) کا افتتاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ یوگنڈا کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے یوگنڈا میں مساجد کی تعمیر کی ایک خوشکن اور مبارک روایت چل پڑی ہے۔ جس کے تحت حضور انور کی اجازت سے مساجد کی تعمیر کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ مقامی احباب جماعت میں بھی اپنی طرف سے مساجد بنوا کر جماعت کو پیش کرنے کا مبارک سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ الحمدللہ علی ذلک

مسجد مبارک بوامی (Bwami) مساکا زون کی ایک دور دراز جماعت بوامی میں حال ہی میں جماعتی خرچ پر تعمیر ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس کا نام ''مسجد مبارک'' عطا فرمایا ہے۔ یہ مسجد مساکا سے 35 کلومیٹر دور گھنے جنگل میں تعمیر ہوئی ہے۔ یہ مسجد بڑی خوبصورت ہے اور مقامی احباب کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔ اردگرد کے علاقہ میں کوئی دوسری مسجد نہیں۔ علاقہ کے دیگر مسلمان بھی اس سے بہت خوش ہیں۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا تھے جنہوں نے مورخہ 9/مئی 2007ء کو کمپالا سے تشریف لاکر افتتاح فرمایا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے مساکا زون سے زونل عہدیداران اور اردگرد کے دیگر احباب جماعت کے علاوہ اس علاقہ کے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔ علاقہ کے چیئرمین اور دیگر سرکاری افسران نے بھی شرکت کی جنہوں نے اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور خاص طور پر مقامی احباب نے اس مسجد کی تعمیر پر حضور انور کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور اس مسجد سے استفادہ کی یقین دہانی کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو اس سارے علاقہ کے لئے اپنے بابرکت نام کی طرح خیر و برکت کا ذریعہ بنادے اور یہ مسجد مخلص اور عبادتگزار بندوں سے بھرنے کا ذریعہ بنادے۔ آمین ❀❀❀

## طلباء کے لئے مفید معلومات ..............

## Admision Notice B.Tech

| Group-A | Group-B |
|---|---|
| ☆ Agri-Informatics Engineering | ☆ Computer Science & Engineering |
| ☆ Bio-Informatics Engineering | ☆ Information Technology |
| ☆ Bio-Medical Engineering | ☆ Electronics & Telecommunication Engineering |
| ☆ Food & Fermentation Technology | |
| ☆ Biotechnology Engineering | |

**Course Duration : Four Years**

**Eligibility :**

**Group - A:** Minimum 50% marks in Physics, Chemistry & Mathematics/ Biology/ Biotech/ Agriculture* with a pass in English in 10+2 from any State/Central Board of Secondary Education. Preference shall be given to rank holders in AIEEE/State Entrance Examinations.

**Group-B :** Minimum 50% marks in Physics, Chemistry /Computer & Methematics with a pass in English in 10+2 from any State/Central Board of Secondary Education. Preference shall be given to rank holders in AIEEE/State Entrance Examinations.

**Prospectus & Admission** Application Forms can be downloaded from given below website or can be obtained by Cash/DD for Rs. 1100/- in favour of Shobhit University Payable at Meerut.

**Address :** Shobhit University
Campus : NH-58, Meerut-250 110, India
Tel,: +91-121-2575091/92, Fax:+91-121-2575724
Email : admission@Shobhituniversity.ac.in
Website : www.shobhituniversity.ac.in ; www.nicesociety.org

(مرسلہ: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اُسد | شہروز | مسرور

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

# قرار داد ھائے تعزیت

## بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان

### منجانب جامعہ احمدیہ قادیان

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر تمام عالم احمدیت اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء کے لئے غم اور افسوس کا باعث بنی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصرٗ اعزیزٗ اور جملہ لواحقین وافراد جماعت کو صبر جمیل عطا فرماوے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطا کرے اور ہم سب کو اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرماوے۔

ع راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کا جامعہ احمدیہ سے بڑا گہرا تعلق رہا ہے۔ آپ بوقت وفات ہندوستان میں مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء میں سے سب سے قدیمی طالب علم تھے۔ طالب علم کے زمانے کی یادیں اکثر سنایا کرتے تھے آپ بتایا کرتے تھے کہ ہمیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل رہا ہے اور خاص طور پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کی بہت سی یادیں وابستہ تھیں اور اساتذہ کو حضرت میر صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقہ کے مطابق پڑھانے اور طلباء کو باخلاق اور کامیاب مبلغ اور خادم سلسلہ بنانے کی تلقین فرماتے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کو ناظر دعوۃ وتبلیغ کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ مدرسہ احمدیہ میں علم کلام کی تدرکا شرف حاصل رہا ہے۔ بعدازاں آپ تقریباً ہر سال جامعہ احمدیہ میں منعقدہ تقریبات میں شرکت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے اور جب کبھی آپ سے جامعہ احمدیہ کی کسی علمی یا ورزشی تقریب میں شرکت کی درخواست کی جاتی تو آپ اسے بخوشی قبول فرماتے اور ایسے مواقع پر اساتذہ وطلباء کو مفید نصائح سے نوازتے۔ جامعہ احمدیہ کی طرف سے منعقدورزشی مقابلہ جات اور کھیلوں کو بڑی دلچسپی سے دیکھتے اور طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ گزشتہ سال ۲۰۰۶ء کو جامعہ احمدیہ کی صد سالہ تقریب تشکر کا انعقاد ہوا۔ اختتامی تقریب میں باوجود علالت طبع کے تشریف لائے اور طلباء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصرا عزیزا کے پیغام میں مذکور ارشادات پر دل وجان سے عمل کرنے کی نصیحت فرمائی نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ جامعہ احمدیہ کے طلباء سے ہمیشہ محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے اور جب کبھی جامعہ احمدیہ کے طلباء کی کسی ضرورت کو آپ کے سامنے پیش کیا جاتا آپ اوّلین فرصت میں اسے پورا کرنے کی سعی فرماتے۔ جامعہ احمدیہ کی ترقی کے لئے ہمیشہ مفید مشوروں سے نوازتے۔

اے خدا برتربت اُوبارشِ رحمت ببار داخلش کُن، ازکمال فضل دربیتُ النّعیم

جامعہ احمدیہ کے تمام اساتذہ وطلباء نماز جنازہ وتدفین میں شریک ہوئے اور اس موقعہ پر کئے جانے والے انتظامات میں خدمت کی سعادت حاصل کی۔ ہم اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ اپنے مرحوم صاحبزادہ صاحب کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں نیز یہ عہد کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو نصائح ہمیں فرماتے رہے ہیں ہم ان پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے۔

### منجانب جامعۃ المبشرین قادیان

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان کی وفات کا بہت غم اور افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں کلیدی عہدوں پر فائز رہ کر آخر دم اپنے فرائض منصبی کو اس خوبی سے باحسن طور پر ادا کیا کہ نہ صرف قادیان اور ہندوستان بھر کی جماعتوں میں بلکہ غیر از جماعت مسلم و غیر مسلم طبقے میں بھی محبت وعقیدت کا ایک ممتاز مقام بنایا۔ آپ کی پُرکشش وپُر شفقت اور حلیم ورفیق شخصیت ہر کسی کو ایک نظر میں گرویدہ بنا لیتی تھی۔ بے تکلفی اور سادگی آپ کا خاصہ تھا اور سب سے نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ کو خلیفۂ وقت سے والہانہ گہری دلی محبت وعقیدت اور کمال اطاعت ووفاء میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔

جامعۃ المبشرین کے اساتذہ کی ہمیشہ قدم قدم پر راہنمائی فرماتے اور واقفین زندگی طلباء سے ہمیشہ نہایت شفقت ومحبت سے پیش آتے اگر کسی کو کوئی دکھ درد پہنچتا تو فوری طور پر اس کی دلداری فرماتے اور حتی الامکان اس کی تکلیف کو رفع کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے۔ اور جب بھی ادارہ ھٰذا اپنے کسی پروگرام میں آپ کو مدعو کرتا تو آپ اپنی بے انتہا مصروفیات کے باوجود اور اپنی صحت کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر ایسے موقع پر بنفس نفیس حاضر ہوجاتے اور ادارہ ہٰذا کے اساتذہ اور طلباء کی بھر پور حوصلہ افزائی فرماتے اور اپنے قیمتی نصائح اور مشوروں اور ایمان افروز خطابات سے نوازتے۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

### منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان کی وفات کا بہت غم اور افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۸ء سے لیکر تادم آخر بطور درویش اور نمائندہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں مقیم ہوگئے۔ آپ نے اپنے اس فرض کو اس خوبی سے ادا کیا کہ نہ صرف درویشان قادیان بلکہ ہندوستان بھر کے افراد جماعت وغیر از افراد جماعت مسلم وغیر مسلموں میں محبت وعقیدت کا ایک خاص مقام بنالیا۔

سادگی اور بے تکلفی آپ کا خاصہ تھا۔ اور سب سے نمایاں وصف آپ میں یہ تھا کہ خلیفہ وقت سے گہری دلی محبت وعقیدت اور اطاعت ووفا میں ایک اعلیٰ مقام آپ کو حاصل تھا۔ بحیثیت امیر جماعت انتہائی محبت اور شفقت سے ملنے والوں کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اور ہر کسی کی تکلیف اور بیماری سے سخت پریشان ہوجاتے اور ہر ممکن کوشش کرتے تھے کہ اُس دوست کی پریشانی اور تکلیف کسی نہ کسی طرح جلد سے جلد دُور ہو۔ ہر شخص پر انفرادی نظر رکھتے اور اُس کا حال احوال دریافت کرتے۔ خوشی اور غمی میں اپنی صحت کی فکر نہ کرتے ہوئے اُن دوستوں واحباب کے گھروں میں جاتے۔ بیوگان، یتیموں کا بطور خاص خیال رکھتے تھے۔ عہدیداران لوکل انجمن کی ہر مرحلہ میں رہنمائی فرماتے اور کام کو صحیح ڈھنگ سے کرنے کے سلسلہ میں رہنمائی فرماتے۔ انتہائی مشفق وجود اور پیار کرنے والے امیر جماعت تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ دُعا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرحوم ومغفور کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمتِ خاص سے پُر فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ پسماندگان کو اپنی جناب سے صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

### منجانب لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی وفات پر اپنے انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب عین جوانی میں بطور نمائندہ خاندان مسیح موعودؑ قادیان میں تشریف لائے اور تا وفات اپنے اس فرض کو کمال اولوالعزمی سے نبھایا۔ آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں متعدد خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا اور یہی عشق آگے چل کر خلافتِ احمدیہ سے عقیدت میں ڈھل گیا۔ خلافت احمدیہ کے بے نفس فدائی اور جانثار تھے۔ خلافت کا اعلیٰ مقام ان کے دل میں اس طرح جاگزیں تھا کہ دنیا کا کوئی تعلق اس راہ میں حائل نہ تھا۔ خلافت کے ادنیٰ سے ادنیٰ اشارے کو سمجھنا اور اس پر من وعن عمل کرنا حضرت صاحبزادہ صاحب کا نمایاں وصف تھا اور یہی روح آپ نے ہندوستان کی جماعتوں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کی۔

آپ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کا احترام فرماتے۔ درویشانِ قادیان کو بیحد محبوب رکھتے اور ان کی تعلیم وتربیت اور فلاح وبہبود کے بہت سے کام کئے۔ آپ خطابات کے ذریعہ ان کی اصلاح وتربیت کے لئے کوشاں رہتے۔ آپ کا درویشوں سے ذاتی تعلق تھا۔ ان کے اور ان کے خاندانوں کا تعارف تفصیل سے حاصل تھا۔ غریبوں سے ہمدردی اور مخلوق خدا کی خدمت کا جذبہ آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مہمان نوازی آپ کا خاصہ تھی۔ بیماروں کی عیادت آپ کی عادت میں شامل تھی۔ ہمیشہ نپے تُلے انداز میں سوچ کر اظہار فرماتے کہ کہیں کوئی بات جماعتی وقار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان کے خلاف نہ ہو اور ایسی کوئی بات نہ ہو جس میں درویشانہ عاجزی کا فقدان ہو۔ مالی تحریکات میں پہلے خود بھر پور حصہ لیتے اور پھر دوسروں کو اس طرف توجہ دلاتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ قادیان کے موقع پر اپنی بہترین انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ فرمایا اور باریک در باریک انتظامات کو بھی کمال مستعدی کے ساتھ بخیر خوبی انجام دیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدماتِ جلیلہ کی قبولیت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے شمائل وفضائل پر خطبہ جمعہ ۴ رمئی ۲۰۰۷ء ارشاد فرمایا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بسیط روشنی ڈالی۔

ہم اراکین لوکل انجمن احمدیہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، آپ کے اکلوتے فرزند اور تینوں صاحبزادیوں اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد، درویشانِ قادیان اور جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے دلی دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نازک وقت میں سب کا حامی وناصر ہو اور صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ہم دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو ایسے بے نفس، بے لوث، باوفا، فدائی، جانثار اور مخلص سلطانِ نصیر ہمیشہ بکثرت عطا فرماتا رہے۔ اللّٰھُمَّ آمین


نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

**وصایا** :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**وصیت** 16394:: میں منور احمد ایم آر ولد منیر احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی — العبد منور احمد ایم آر — گواہ پی ایچ منیر احمد

**وصیت** 16395:: میں منصّر احمد ایم ولد پی ایچ مبارک احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی — العبد منصّر احمد ایم — گواہ ایس وی محمد فضل

**وصیت** 16396:: میں ایس ریاض الدین ولد اے شمس الدین قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی — العبد ایس ریاض الدین — گواہ

**وصیت** 16397:: میں امۃ النصیر منصورہ زوجہ مولوی نور الاسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم دسمبر 2005ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر 1500 روپئے جس کی ادائیگی شوہر نے کر دی ہے۔ زیور طلائی انگوٹھیاں دو عدد وزن 7.320 گرام، بالیاں ایک جوڑی 4.040 گرام، کل وزن 11.360 گرام قیمت 7497 روپئے۔ زرعی زمین 31 مرلے بمقام ننگل باغبان یہ زمین میرے علاوہ دو بیٹوں اور دو بیٹیوں میں مشترکہ ہے۔ مکان ننگل باغبان قادیان قیمت 114000 روپئے۔ مذکورہ مکان سات مرلے میں ہے، شوہر موصی ہیں ان کی جائیداد کی تفصیل ان کے وصیت میں درج ہے۔ اس کے علاوہ مزید کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نور الاسلام — الامۃ امۃ النصیر منصورہ — گواہ حبیب احمد طارق

**وصیت** 16398:: میں جمیلہ سلطانہ زوجہ سعید احمد جٹ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ...... وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ کل مالیت زیورات 135 گرام موجودہ قیمت 105247 روپئے، حق مہر 50000 روپئے بصورت زیور موجودہ زیورات میں شامل ہے۔ اِس لحاظ سے حق مہر لے چکی ہوں۔ قطعہ زمین ساڑھے چھ مرلہ عقب فاطمہ رشید ہسپتال خرید کردہ قیمت 100000 روپئے (خسرہ نمبر Go/R/21/1۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ جلال الدین نیر — الامۃ جمیلہ سلطانہ — گواہ صلاح الدین چوہدری

**وصیت** 16399:: میں طاہر احمد ننگلی کارکن دار الضیافت ولد محمد اسماعیل ننگلی درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6-2-2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2960 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سعید احمد مبشر — العبد طاہر احمد ننگلی — گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 16400:: میں صالحہ طاہر زوجہ طاہر احمد ننگلی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6-2-2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر 11151 روپئے بذمہ خاوند، طلائی انگوٹھی 3 عدد وزن 7.070 گرام قیمت 4701 روپئے، ہار ایک عدد وزن 13.710 گرام قیمت 9117 روپئے۔ بالیاں سیٹ ایک عدد وزن 5.430 گرام قیمت 3611 روپئے۔ کوکا ایک عدد وزن 0.450 گرام قیمت 293 روپئے۔ نقرئی سیٹ ایک عدد وزن 27 گرام قیمت 283 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد ننگلی — الامۃ صالحہ طاہر — گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 16401:: میں سیدہ امۃ القدوس زوجہ سید رشید احمد شمیم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27.1.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک سیٹ چاندی خرید قیمت 862 روپے وزن 66.310 گرام۔ دو عدد تانبہ ملی ہوئی سونے کی چوڑیاں خرید قیمت 369 روپے۔ وزن 28.340 گرام۔ دو عدد پازیب چاندی خرید قیمت 514 روپے۔ وزن 39.490 گرام، حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید بشارت احمد — الامۃ سیدہ امۃ القدوس — گواہ سید رشید احمد شمیم

**وصیت** 16402:: میں سید رشید احمد شمیم ولد سید ابو صالح صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک مکان جس کی خرید قیمت واقع ترکھانہ والی قادیان 1,80,000 روپے۔ ایک عدد گھڑی ہاتھ کی۔ قیمت 950 روپے۔ ایک عدد انگوٹھی چاندی کی قیمت 150 روپے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت 2500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید بشارت احمد — العبد سید رشید احمد شمیم — گواہ سید عبد المالک

# انعامی مقالہ

تعلیمی سال ۲۰۰۷-۲۰۰۸ء کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا ہے۔ ''عالمی درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ، اس کی وجوہات، نقصانات اور اس مسئلہ کا حل''

"Global Warming (increasing temperature) its main causes, demarits and solution."

اس وقت دنیا میں آب ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے موسم میں تبدیلی، زرعی پیداوار میں تبدیلی اور چرند پرند پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے اپنی رپورٹ میں اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مقالہ نگاروں سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اس بارے میں پوری تحقیق کر کے مقالہ مرتب کرینگے۔

نئے مقالہ لکھنے والے اُمیدوار ان کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مقالہ اور مضامین لکھنے والے احباب سے پہلے رابطہ کر کے ان کی راہنمائی لے لیا کریں کہ مقالہ کیسے ترتیب دینا ہے۔ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ مقالہ نویس بغیر عناوین باندھے اپنا مضمون نظارت میں ارسال کر دیتے ہیں۔ مقالہ کے شروع میں Synopsis یعنی خاکہ دینا چاہئے۔ مقالہ اصل مضمون کے بارے لکھا جائے۔ مضمون سے ہٹ کر دوسری باتوں کو بیان نہ کیا جائے۔

**شرائط مقالہ :** ☆- مضمون کم از دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ ☆- مقالہ صرف اُردو، ہندی اور انگیریزی زبان میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆- مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں اور حوالہ دیتے وقت متعلقہ حوالہ کی فوٹو کاپی بھی مقالہ کے ساتھ شامل کرنی ضروری ہوگی۔

☆- مقالہ خوشخط صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں درج ہو۔

☆- مقالہ لکھتے وقت سُرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆- مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆- مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نویس کو ازخود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆- اس مقالہ نویسی میں حصہ لینے کے لئے عمر کی قید نہ ہوگی۔

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو اس انعامی مقالہ کو لکھنے کی تاکید کریں۔ تا کہ بچپن سے ہی ان میں لکھنے کا ہنر پیدا ہو اور تحقیق کر کے معاملہ کا حل نکالنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ طلباء میں مضمون لکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے نظارت نے انعامات کی تعداد بڑھا دی ہے۔ اب انعامات کی تفصیل درج ذیل ہوگی۔

| انعام اوّل | انعام دوئم | انعام سوئم | انعام چہارم |
| --- | --- | --- | --- |
| 4000/- | 3000/- | 2000/- | 1000/- |

مقالہ ۳۰ر نومبر ۲۰۰۷ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بقیہ مضمون ''ایک داعی الی اللہ کا ذکرِ خیر'' از صفحہ 10

چھوٹے بیٹے الیاس منیر واقف زندگی ہیں اور پاکستان میں برسوں جماعت کی مختلف خدمات کی ہیں۔ ۱۹۸۴ء کی بات ہے جب وہ ساہیوال میں جماعت کے مربی تھے تو ان پر خون کا جھوٹا الزام لگایا گیا اور چند بے ایمان ججوں نے موت کی سزا کا فیصلہ کیا ان تاریک ایام میں جب ساری جماعت کا دل ہر وقت اس خوف سے دھڑک رہا تھا کہ کہیں یہ معصوم پھانسی کے تختہ پر چڑھا نہ دیا جائے قادر مطلق خدا نے اپنے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو الیاس منیر کی رہائی کی بشارت دی پھر یوں ہوا کہ پنجاب ہائی کورٹ نے اس فیصلہ کو ملتوی کر دیا پھر ملک کی حکومت بدلی اور Peoples Party of Pakistan نے موت کے سارے قیدیوں کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کر دیا اگرچہ برسوں سے پاکستان میں انصاف کی جگہ بے انصافی نے لے لی ہے لیکن پھر بھی یہ ملک خدا ترسوں سے بالکل خالی نہیں۔ ۱۹۹۴ء میں جج ارشاد حسین اور ان کے ساتھی جو واقعی منصف تھے نے الیاس منیر کو باعزت رہا کر دیا۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

چند سالوں سے الیاس منیر عیسائیت کے گڑھ جرمنی میں تبلیغ اسلام کا مقدس اور باعزت فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

افسوس کہ اس اسیر راہ مولیٰ سے میں صرف ایک دفعہ چند منٹوں کے لئے لندن کے جلسہ کی گہما گہمیں مل سکا ہوں۔ عزیزم نے اپنی اسیری کی ایک لمبی داستان لکھی ہے کئی سال قبل مجھے اس مسودہ کے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

الغرض رحمان خدا نے خدمت دین کی نعمت نہ صرف بھائی اسمٰعیل بلکہ ان کی اولاد کو بھی عطا کی۔

ذٰلک فضلُ اللّٰہ یوتیہ من یَّشَاء۔

اے ایک اسمٰعیل کو بلانے والے پیارے خدا ہمیں ایک اسمٰعیل کی جگہ کثرت سے اور اسمٰعیل عطا کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد جلد پورا ہو۔ آمین۔

☆☆☆

بقیہ مضمون ''حضرت مسیح موعودؑ کی پُر کیف تحریرات'' از صفحہ 8

انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تا کہ میں تجھے برکت دوں اور تیرے واسطے دعا کروں۔ اس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات میں درج ہیں۔ اور ان میں حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے والے اور کرانے والے کے درمیان تعلق ہونا چاہئے''

(ملفوظات جلد پنجم ص 51-52)

## حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

**(ولادت 1703ء وفات 1762ء)**

''حج الکرامہ والے نے لکھا ہے کہ کل اہل کشوف اسی طرف گئے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کیلئے چودھویں صدی مقرر ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسی زمانہ کیلئے اسے چراغ الدین کہا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک بزرگ نے جو زمانہ مقرر کیا ہے وہ چودھویں صدی سے آگے نہیں گیا''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 27)

''حضرت اقدس نے دہلی میں مدفون اکابر اور مشائخ کے خدا نما اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''یہ بزرگ بہت ہی مسلوب الغضب تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو مٹی کی طرح کر دیا تھا۔ مرزا جان جاناں کو ان لوگوں نے قتل کر دیا اور بڑے دھوکے سے کیا۔ یعنی ایک آدمی نذر لے کر آیا اور دھوکہ سے طپنچہ مار دیا۔ شاہ ولی اللہ کیلئے دہلی والوں نے ایسے ہی قتل کے ارادے کئے تھے مگر ان کو خدا تعالیٰ نے بچا لیا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 490)

''عجیب بات یہ ہے کہ جتنے اہل اللہ گزرے ان میں کوئی بھی تکفیر سے نہیں بچا۔ کیسے کیسے مقدس اور صاحب برکات تھے۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان پر بھی دو سو علماء وقت نے کفر کا فتویٰ لکھا تھا...... سنا گیا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا۔ یہ تو کفر بھی مبارک ہے جو ہمیشہ اولیاء اور خدا تعالیٰ کے مقدس لوگوں کے حصہ میں ہی آتا رہا ہے''۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 611)

## حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ

**(ولادت 1563-64 وفات 1624ء)**

۱۔ ''مجدد الف ثانی سرہندی صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں بعض قبریں ایسی ہیں جن کو پہچانتا ہوں کہ نبیوں کی قبریں ہیں''

(ملفوظات جلد پنجم ص 459)

۲۔ ''مجدد صاحب کے مکتوبات دوم میں صاف لکھا ہے کہ مسیح جو کچھ بیان کرے گا وہ اسرار غامضہ ہوں گے اور لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے حالانکہ وہ قرآن سے استنباط کرے گا پھر بھی لوگ اس کی مخالفت کریں گے۔

اصل بات یہ ہے کہ جیسے مسیح موعود کے ساتھ جمع کا ایک نشان ہے عوام کے خیال کے موافق ایک تغیر بھی اس کے ساتھ ضروری ہے کیونکہ وہ بحیثیت حکم ہونے کے تمام بدعات اور خرابیوں کو جو فیج اعوج کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہیں دور کرے گا اور لوگ ان کو تغیر دین کے نام سے یاد کریں گے''۔

(ملفوظات جلد دوم ص 51)

خواجہ باقی باللہ بڑے مشائخ میں سے تھے۔ شیخ احمد سرہندی کے پیر تھے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ ان بزرگوں کی ایک کرامت تو ہم نے بھی دیکھ لی ہے اور وہ یہ کہ دہلی جیسے شہر کو انہوں نے قائل کیا''۔

(ملفوظات جلد چہارم 489)

## توجہ، دعا اور تضرعات کے حیرت انگیز عالمی اثرات

''روحانی سائنس'' یعنی تصوف کے ان مشاہیر بزرگان امت اور بارہ ائمہ کا ایمان افروز تذکرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے انقلاب انگیز اقتباس پر ختم کرتا ہوں۔ حضرت اقدس ارشاد فرماتے ہیں۔

''اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ، دعا اور تضرعات کا نتیجہ ہے جو اس ملک میں گزرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈال دیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر...... بن جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے جنہوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برہان قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 523)

☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 12 th July 2007 | Issue No. 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $


# اسلام میں ظلموں کے خاتمے کیلئے دفاع کی اجازت ہے اگر یہ اجازت نہ دی جاتی تو پھر کسی بھی مذہب کی آزادی قائم نہیں رہتی

## اسلام نے نہ تو اپنے مذہب میں کسی کو زبردستی شامل کیا اور نہ اس کا حکم ھے۔ مذھب ھر ایک کے دل کا معاملہ ھے اور اسلام کے نزدیک ھر ایک کو اپنے مذھب کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 جون 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے انصاف قائم کرنے اور اسلام کی امن وصلح اور سلامتی کی تعلیم کا ذکر کیا تھا اور قرآنی احکامات اس بارہ میں بیان کئے تھے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے سے ہی دنیا میں امن وسلامتی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے اور بتایا تھا کہ اس کی بناء تقویٰ پر منحصر ہے اور قرآن نے ایک مسلمان کو تقویٰ پر قائم رہنے کا تاکیدی اور بار بار حکم دیا ہے۔ اسلام مسلمانوں کو انفرادی اور حکومتی سطح پر دشمنوں سے بھی انصاف کی تعلیم دیتا ہے اور سب سے صلح کے ساتھ رہنے کا حکم دیتا ہے سوائے اُن کے جو جنگ کرتے ہیں۔ اس ضمن میں آج مَیں مزید اسلامی تعلیمات کا ذکر کروں گا کہ کیوں اور کس حد تک جنگ کی اجازت ہے اور اگر جنگ نہ کی جائے تو کیا نقصان ہوسکتے ہیں اور کیا کیا بھیانک نتائج اس کے نکلتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوگا کہ اسلام میں قتال کی اجازت بھی دُنیا میں امن وسلامتی کے لئے ہی تھی نہ کہ دُنیا میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کے لئے، جیسا کہ آج کل اسلام مخالف شور مچا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ مخالفین اور ان کے ہمنوا جوان کی حمایت میں کھڑے ہیں، اگر ان کے اپنے مذاہب کے حوالے سے جنگوں کا ذکر ہوتو ان کے لئے کوئی راہِ فرار نہیں رہتی۔ لیکن ہمارا مقصد چونکہ دلوں کے کینوں اور بغضوں کو مزید ہوا دینا نہیں ہے اس لئے اس موقع پر قرآنی تعلیم کا ہی ذکر کروں گا جس سے مزید کھلے گا کہ جنگوں کی اجازت کن بنیادوں پر ملی تھی؟ اور اس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم مزید واضح ہوجائے گی۔ پس کسی احمدی کو کسی بھی معترض کے آگے معذرت والا رویہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو جنگیں لڑی گئیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی تین وجوہات بیان کی ہیں۔ (1) دفاعی طور پر یعنی حفاظتی طور پر۔ (2) بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون۔ (3) مذہبی آزادی قائم کرنے کے لئے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان صورتوں میں قرآنی تعلیم کیا ہے؟۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اگر ان حالات میں مسلمانوں کو قتال کی اجازت نہ ملتی تو دنیا کی امن وسلامتی برباد ہوجاتی۔ اللہ فرماتا ہے:-

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ نِالَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسَاجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔
(الحج:41-40)

یعنی ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد کی قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا، صرف اس وجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ بہت طاقتور اور بہت غلبہ والا ہے۔

اس حکم میں یہ بات واضح ہے کہ جب کوئی قوم دیر تک اور مسلسل دوسری قوم کے ظلموں کا تختۂ مشق بنی رہے یہاں تک کہ اُسے اُس کے وطن سے بے وطن کردیا جائے تو ظلموں کے خاتمے کے لئے دفاع کی اجازت ہے اور اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ اگر اس قسم کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر کسی بھی مذہب کی آزادی قائم نہ رہتی پس اسلام نے نہ تو اپنے مذہب میں کسی کو زبردستی شامل کیا اور نہ اس کا حکم ہے۔ مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے اور اسلام کے نزدیک ہر ایک کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے اس میں مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جہاں تمہاری حکومت ہے تم کو اس بات سے باز رہنا چاہئے کہ دوسروں کے مذہبی عبادت خانے گراؤ ورنہ پھر تمہاری مساجد بھی محفوظ نہ رہیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بدقسمتی سے پاکستان کے بعض مفاد پرست ملاں عیسائیوں کو نوٹس دے رہے ہیں کہ مسلمان ہوجاؤ ورنہ تمہارے گرجے گرادیئے جائیں گے۔ یہ چیز ہے جس نے اسلام کو بدنام کیا ہے اور جس کی وجہ سے آج مسلمانوں کو ہر جگہ سُبکی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چونکہ یہ لوگ اللہ کے حکموں کی خلاف ورزی کررہے ہیں اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بظاہر کہیں بھی اللہ کی مدد اور نصرت مسلمانوں کے شامل حال نظر نہیں آرہی۔ اسی طرح یہ لوگ احمدیوں پر بھی ظلم کررہے ہیں مسجدیں گرانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض جگہوں پر کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔ اگر حکومت نے ان جاہل مولویوں پر لگام نہ دی تو پاکستان بد سے بدتر حالات کی طرف منتقل ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے تو کسی پر ہاتھ نہیں اٹھانا۔ لیکن ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے لئے ان ظلموں کو دُور کرنے کے راستے اللہ تعالیٰ کھول دے گا۔ اور احمدی ہر جگہ آزادی کی سانس لے گا۔ لیکن ہمیں یہ بھی فکر ہے کہ اگر یہ شر پسند باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان کے خلاف جن کو بھیجے گا وہ کہیں ان کے خلاف ساری حدیں نہ پھلانگ جائیں۔

پھر جنگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ دوسروں کے معابد اور گرجوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور مسجد حرام کے اردگرد لڑائی کرنے کا تو سوال ہی نہیں ہوتا کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وہ گھر ہے جو تمام دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانے والا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک طرف بعض شرائط عائد کرکے جنگ کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اگر دشمن جنگ سے باز آجائے تو پھر مقابلہ نہیں کرنا۔ فرمایا: فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۔ (البقرہ:194)

پس یہ اعلان خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کروایا کہ ہم یہ جنگ ظلم کہ وجہ سے نہیں کررہے بلکہ تم ہو جنہوں نے ظلم کی ابتداء کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگیں کیں ان میں خاص طور پر یہ حکم تھا کہ جنگ میں دھوکے بازی نہیں کرنی بچے عورتوں اور بوڑھوں کو نہیں مارنا۔ جو تلوار نہیں اُٹھاتا اس کو کچھ نہیں کہنا، دشمن ملک میں دہشت پیدا نہیں کرنی۔ فرمایا جو اس بات کی پابندی نہیں کرے گا اس کی لڑائی خدا کے لئے نہیں بلکہ اس کے اپنے نفس کے لئے ہوگی اور مومن کو یہ تعلیم ہے کہ اس کا ہر کام خدا کی خاطر ہونا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی تاکیدی حکم ہے کہ کسی بھی قوم کے سفیروں سے اچھا سلوک کرنا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ اگر کسی جنگی قیدی سے کوئی مسلمان زیادتی کرے تو اس قیدی کو بلا معاوضہ رہا کردیا جائے۔ یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ یہ سب جنگیں آزادیٔ مذہب کے قیام کے لئے تھیں تو یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو ہر پہلو سے ہر طبقے پر سلامتی بکھیر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق بخشے کہ وہ اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس حسین تعلیم سے دنیا کو روشناس کرائے۔

☆☆☆☆


آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)